هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ایڈیٹر - میر قاسم علی احمدی

فاروق

تحریک جدید کا اخبار
قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ صہ - معاونین للعہ - چندہ عام عہ - ششماہی عہ - بیرون ہند ۸ شلنگ
قیمت فی پرچہ ایک آنہ - منیجر رشید احمد خاں

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۵۸ھ مطابق ۷ مارچ سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۹

دارالامان کا ہفتہ

(۱) ۲۸ فروری سے آج ۶ مارچ سنہ ۳۹ء تک حضور کی صحت خدا کے فضل سے بہت اچھی ہے الحمد للہ

(۲) سیدۃ النساء حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی لاہور تشریف لے گئی تھیں۔ ۲ مارچ کو واپس دارالامان میں تشریف لے آئیں۔ ممدوحہ کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ سردرد اور متلی کی شکایت رہی۔ ۵ مارچ کو زیادہ تکلیف رہی۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(۳) ایام زیر رپورٹ میں مطلع ابر آلود رہا۔ اتنی بارشیں ہوئیں۔ کہ لوگ گھبرا گئے ہیں۔ خدا رحم کرے آج دھوپ نکلی ہے۔ اب سردی بھی زیادہ ہوتی ہے۔

(۴) سیدہ حضرت ام طاہر احمد صاحب حرم ثانی حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہٖ کو اس ہفتہ کھانسی کی شکایت رہی۔ گو خدا کے فضل سے نسبتاً آرام ہے مگر احباب صحت کامل کے لئے دعا کریں۔

(۵) ۶ مارچ کو ۹½ بجے صبح کی گاڑی سے تحریک جدید کے مبلغ شیخ عبد الواحد صاحب بخیریت تمام فائز المرام تین سال کے بعد ہانگ کانگ سے واپس تشریف لائے۔ سٹیشن پر شاندار استقبال کیا گیا۔

(۶) آج دھوپ نکلی۔ مگر پھر ابر ہو رہا ہے۔ خدا خیر کرے۔ آمین۔

توسیع اشاعت فاروق کی ماہواری رپورٹ

۱۰ فروری سنہ ۳۹ء تک قبل ازیں خریداران جدید کی تعداد ۲۱۴ کی تفصیل گذشتہ ماہ میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد آج ۷ مارچ تک مزید ۷۰ خریدار جملہ ۲۸۴ خریدار ہوئے۔

۷۰ میں سے از خود ۲۷ اور ۴۳ احباب ذیل نے عطا فرمائے۔ جن کا خاکسار ایڈیٹر دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو اس کار خیر کا بہت ثواب عطا کرے۔ اور ان کی دلی مرادیں بر لائے۔ اور ہمیشہ اپنے فضلوں کا مورد رکھے۔ اور زیادہ سے زیادہ توفیق خدمت دین کی بخشے۔ آمین۔

(۱) محترم چودھری عزیز احمد صاحب سب جج امیر جماعت ملتان۔ ۶ مزید
(۲) آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب از جیب خود۔ ۴
(۳) مکرم مرزا عبد الحق صاحب وکیل گورداسپور ۳
(۴) مکرم مولوی سراج الحق صاحب پٹیالہ ۲
(۵) مکرم ملک محمد عمر علی خاں صاحب کھوکھر ۸ از جیب خود
(۶) مکرم ڈاکٹر احسان علی صاحب فیض عام میڈیکل ہال۔ ۱۔ از جیب خود
(۷) نسیم میڈیکل ہال قادیان ۱ ۰
(۸) مکرم ڈاکٹر احمد دین صاحب افریقہ والے حال قادیان۔ ۱ از جیب خود
(۹) مکرم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سابق مبلغ افریقہ۔ ۱
(۱۰) محترم سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد۔ ۱ از جیب خود۔
(۱۱) مکرم چودھری برکت علی صاحب چک ۵۶۵ ۱
(۱۲) مکرم۔ ایم کریم خاں صاحب شیموگہ ۲ مزید از جیب خود
(۱۳) مکرم سید عباس علی شاہ صاحب سندھ ۱
(۱۴) مکرم محمد عبد الحق صاحب مجاہد مغل پورہ ۱
(۱۵) مکرم بشیر احمد صاحب چغتائی جمشید پور ۱ مزید
(۱۶) مکرم غلام حسین صاحب گوجرہ۔ ۱
(۱۷) مکرم بابو عبد الرزاق صاحب پرسپور گڈھ ۱ مزید
(۱۸) مکرم منشی محمد عبد اللہ صاحب سیالکوٹ ۱ مزید
(۱۹) مکرم مولوی محمد الدین صاحب تہال ۱
(۲۰) فنانشل سکرٹری صاحب تحریک جدید ۱
(۲۱) از دفتر پرائیویٹ سکرٹری صاحب ۱ مزید
(۲۲) از دفتر تحریک جدید ۲ مزید
(۲۳) مکرم مولوی ابو الفضل محمود صاحب قادیان ۱

میں امید کرتا ہوں۔ کہ فاروق کے جملہ خریداران اور احباب کرام فاروق کی توسیع اشاعت میں [illegible]

درخواست دعا

مکرمی سید احمد صاحب وکیل ریاست رام پور سے احباب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان کے دو لڑکے سید محمود احمد صاحب ایف۔ اے کا اور سید مسعود احمد صاحب انٹرنس کا امتحان دینے والے ہیں۔ دونوں کی کامیابی کے لئے دعا فرما کر ثواب حاصل کریں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کا ایک جلسہ

۴ مارچ کو مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دار الفضل کا ہفتہ واری اجلاس مسجد محلہ میں بعد نماز عشاء زیر صدارت حافظ مبارک احمد صاحب فاضل پروفیسر جامعہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی نور الحق صاحب مولوی فاضل مجاہد تحریک جدید نے "ذمہ واری" کے موضوع پر ایک تقریر کی۔ جس میں نہایت دلکش پیرایہ میں حاضرین کو اپنے فرائض کی بجا آوری کی طرف توجہ دلائی۔ آپکے بعد چودھری نور محمد صاحب جالندھری نے قرآنی آیات وحدیث کی روایات سے "جھوٹ" کی برائیاں بیان کیں۔ اور حاضرین کو سچ اختیار کرنے کی تلقین کی۔ جلسہ کے شروع ہونے اور ختم ہونے کے قبل عہد نامہ دہرایا گیا۔ صاحب صدر کی مختصر تقریر اور دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کی رپورٹ تبلیغ بیرون ہند

جاپان مشن

حافظ عبدالغفور صاحب ۲۶ جنوری تا ۳ فروری کی ڈائری میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ علاوہ مزدوریات روزمرہ کے جاپانی پڑھی۔ اور کوبے کی لائبریری میں گیا۔ وہاں اسلام کے متعلق " سوانح رسول مقبول صلعم" مصنفہ مولوی محمد علی صاحب کے علاوہ اور کوئی اسلامی کتاب نہ مل سکی۔ ایک بار ایک دوست کے ساتھ بائیبل کلاس میں گیا۔ وہاں مسٹر مارٹن امریکن مشنری سے ملاقات ہوئی۔ اس سے مندرجہ سوال و جواب ہوئے :۔

کوبے مسجد سے تمہارا کیا تعلق ہے؟ احمدیت کب سے شروع ہوئی۔ اور بانی کون ہیں۔ اور باقی مسلمانوں میں اور تم میں کیا فرق ہے؟ حضرت مسیحؑ کے صلیب پر سے زندہ اترنے کے کیا دلائل ہیں۔ اور انڈیا جانے کا ثبوت؟ بالآخر کہنے لگا مسیح کو ۱۹۰۰ سال سے دنیا صلیب پر مانتی ہے۔ آج اس حقیقت کا انکار کیسے ہو سکتا ہے۔

مسٹر شمیزو نے دریافت کیا۔ کہ کیا اسلام انسان اور انسانی بنائی ہوئی چیزوں کی پرستش سے روکتا ہے؟ جواب ملنے پر کہنے لگا۔ جاپانی بادشاہ اور تین متبرک چیزوں (تلوار۔ آئینہ۔ موتی) کی پرستش کرتے ہیں۔ اس کے خلاف کسی مذہب کا پھیلنا مشکل ہے۔

سرابایا دجاوا) مشن

ملک عزیز احمد صاحب مرقوم محررہ ۲۲ فروری میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں آٹھ احباب اور داخل سلسلہ ہوئے۔ جن کے بیعت فارم بھیجے جا رہے ہیں۔ نئے احباب تعلیم یافتہ ہیں۔ اور ایک عورت بھی تعلیم یافتہ ہے۔ اس عرصہ میں دو نئے حلقوں میں تبلیغی جلسے ہوئے۔ جن کا بفضلہ خاص اثر ہوا۔ درس اور تعلیم باقاعدگی سے دی جاتی ہے احباب تبلیغ میں کوشاں ہیں۔ اور ترقی کر رہے ہیں۔ جنوری اور فروری میں اب تک ۱۸ اصحاب داخل سلسلہ ہوئے۔

اٹلی مشن

ملک محمد شریف صاحب اپنے خط مورخہ ۲۰/۲/۳۹ میں ایک اٹالین خاتون بنام "ماریا ریزروالو" جس نے مورخہ ۲۲/۱/۳۹ کو اسلام اور احمدیت قبول کی۔ کا بیعت فارم ارسال کیا ہے۔ جو برائے ملاحظہ حضور اور قبولیت بیعت ہمراہ ہذا ہے۔ ملک صاحب نے اس نومسلمہ کا نکاح ایک صاحب بنام ادریس سے جنہوں نے کچھ عرصہ ہوا بیعت کی تھی۔ بعوض ایک ہزار ارلیرا (اٹالین سکہ) پڑھا۔ نکاح کے موقعہ پر قریباً پچاس افراد موجود تھے۔ نومسلمہ نماز کا سبق لیتی ہے۔

علاوہ ازیں ملک صاحب نے ایک صاحب البرٹ گوآدانو کا خط حضور کے ملاحظہ کے لئے ارسال کیا ہے۔ وہ خط بھی مشمول ہے۔ اس خط کا خلاصہ یہ ہے۔ دنیا میں بری باتیں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ دنیا میں ایسے لوگوں کی رہنمائی کے لئے ایک متحدہ عنصر جو دینی رنگ میں روشن دماغ ہو۔ سوائے احمدیت کے کوئی نہیں۔ ہمارے مشنریوں کا کام بہت آسان ہو جائے۔ اگر کثرت اور وسعت سے پراپاگنڈا کیا جائے۔ عیسائی فرقہ Jesuits کی مثال دیتے ہوئے لکھا۔ کہ یہ لوگ بذریعہ Cinema کے کثرت سے تبلیغ کرتے ہیں۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ تحریری تقریری اور نمائشی ذرائع سے احمدیت کی تبلیغ کی جائے۔ زمانہ گذشتہ کے مذاہب اور اور ان کے لیڈرز تمام نمائش میں آجائیں۔ (سینما کے رنگ میں معلوم ہوتا ہے) تحفہ پرنس آف ویلز پڑھنے پر مجھے ایک کتاب فلم کے اصول پر لکھنے کا خیال ہے۔ اس کا نام "British Empire for ever" ہوگا۔ اسمیں حکومت انگلشیہ کی رعایت کو مدنظر رکھتے ہوئے لوگوں پر یہ ظاہر کرنا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں بین الاقوامی تمدن اور اخلاق صرف احمدیت کی پیروی میں ہے۔ ایسے کام میں وہ مدد کے خواہاں ہیں۔ اور نفع تین حصوں میں تقسیم ہو۔ یہ صاحب حضور کے ارشاد اور ہدایت کے منتظر ہیں۔

سنگاپور مشن

مولوی غلام حسین صاحب ایاز اپنی ڈائری مورخہ ۲۴/۱/۳۹ میں ایک سید عالم ابن الجنیدان کا ذکر کرتے ہیں۔ کہ وہ ایک دوست سلیمان کے گھر مہمان کے طور پر ہیں۔ سلیمان صاحب نے ان سے مناظرہ کے متعلق کہا ہے۔ مولوی صاحب نے پہلے زبانی گفتگو کر کے یہ معلوم کر لیا ہے۔ کہ وہ عالم اپنے پاس غیر مستند احادیث کا ذخیرہ رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ کسی ایسی کتاب کا حوالہ پیش نہیں کر سکتا۔ جو قابل اعتبار ہو۔ مولوی صاحب نے تحریری مناظرہ کے لئے تین شرطیں پیش کی ہیں۔ اوّل۔ قرآن کریم مقدم ہوگا۔ اور جو احادیث قرآن کریم کے مخالف ہوں گی۔ مانی نہ جائیں گی۔ دوم۔ جانبین کی طرف سے ایک ایک پریذیڈنٹ ہوگا۔ جو کہ ہر پرچہ پر دستخط کریں گے۔ سوم۔ مناظرہ تحریری مشترکہ خرچ پر شائع ہو جائے۔ دعائے کامیابی کی درخواست کرتے ہیں۔

ہانگ کانگ مشن

چودھری محمد اسحاق صاحب نے اپنے ۲-۳ خطوں میں شیخ عبدالواحد صاحب کی مہمان نوازی کا ذکر کرتے ہیں اور مختلف چندوں کا بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔ کہ چونکہ سال گذشتہ میں ٹریکٹوں کی چھپائی وغیرہ کی وجہ سے آمد کی نسبت خرچ زائد ہو گیا ہے۔ اسلئے مرکز کی طرف ۳۵ فی صدی نہیں بھیج سکا۔ کچھ تقایا ابھی قابل وصول ہے۔ وہ اور کچھ انتظام کر کے مذکورہ رقم ارسال کر دی جائے گی۔ دعا کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ والسلام (ناظم تبلیغی مشن تحریک جدید)

فاروق کا خاص نمبر

فاروق کا "تحریک جدید نمبر" انشاء اللہ کئی ہزار کی تعداد میں ۷ اپریل ۳۹ء کو مجلس مشاورت پر شائع ہوگا۔ حسب اعلان سابق احباب جلد درخواستیں بھیجدیں۔ کہ وہ کتنی کتنی کاپیاں خریدنا چاہتے ہیں۔ ایک روپیہ کی ۸ کاپیاں ملیں گی۔ اور فی پرچہ ۲ر کو مشتہرین اشتہار بھیجنے میں جلدی کریں۔ ۱۸ مارچ سے بعد کوئی اشتہار نہیں لیا جائے گا۔ اور اہل قلم حضرات توجہ فرما کر اس خاص نمبر کے لئے تحریک جدید کے متعلق مضامین ارسال کر کے تشکر یہ کا موقعہ بخشیں۔

يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللهِ أَفْوَاجًا

فہرست ان بیعت کنندگان اندرون ہند کی جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر جلسہ سالانہ پر بیعت کر کے احمدیت قبول کی۔

گذشتہ سے پیوستہ

نمبر شمار	نام	ضلع
۱۱۲	عائشہ بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۱۱۳	شریفاں بی بی صاحبہ	رر
۱۱۴	عائشہ صاحبہ	ڈیرہ غازیخاں
۱۱۵	رسول بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۱۱۶	شریفاں بی بی صاحبہ	امرتسر
۱۱۷	اللہ رکھی صاحبہ	سیالکوٹ
۱۱۸	شریفاں بی بی صاحبہ	رر
۱۱۹	فاطمہ بی بی صاحبہ	رر
۱۲۰	فضل بیگم صاحبہ	گجرات
۱۲۱	سکینہ جان صاحبہ	پشاور
۱۲۲	حاکم بی بی صاحبہ	لاہور
۱۲۳	رحمت بی بی صاحبہ	رر
۱۲۴	رسول بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۱۲۵	زہرہ بیگم صاحبہ	جموں
۱۲۶	رشیدہ بیگم صاحبہ	میانوالی
۱۲۷	اللہ رکھی صاحبہ	جموں
۱۲۸	ہاجرہ بیگم صاحبہ	رر
۱۲۹	جنت بی بی صاحبہ	جھنگ
۱۳۰	نواب بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۱۳۱	فاطمہ بی بی صاحبہ	دھلی
۱۳۲	امۃ الرشید صاحبہ	لائل پور
۱۳۳	امۃ الرحمن صاحبہ	لاہور

باقی دارد

آپ خریدار بن جائیں

یہ پرچہ بعض بنگال و مدراس و بیرون ہند و دیگر ایسے احباب کے نام بھیجا جا رہا ہے۔ جو پانچ ہزاری فوج مسیح موعودؑ میں خدا کے فضل سے شامل ہو چکے ہیں۔ اور تحریک جدید کے ممبر ہیں۔ مگر فاروق کے خریدار نہیں۔ پس ان کا فرض ہے۔ کہ وہ فوراً ہی تحریک جدید کے اس اخبار کی خریداری منظور فرما کر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خوشنودی حاصل کریں۔ اسمیں خطبہ جمعہ بھی باقاعدہ شائع ہوتا ہے۔ چندہ نہایت قلیل اندرون ہند صرف دو روپیہ آٹھ آنہ اور بیرون ہند پانچ روپے جو پیشگی وصول ہو جانا ضروری ہے۔

(منیجر فاروق)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ مطابق ۷ مارچ ۱۹۳۹ء | نمبر ۹

خطبہ جمعہ مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۳۹ء

آٹھ اپریل تک تمام واقفین کی لسٹیں پہنچ جانی چاہئیں

فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مَیں نے پچھلے سے پچھلے جمعہ میں قادیان کی جماعت کو

تبلیغ احمدیت کے لئے

اپنے آپ کو بطور والنٹیر پیش کرنے کی تحریک کی تھی۔ اور اس کے مطابق واقفین کی لسٹیں میرے پاس پہنچ گئی ہیں۔ مَیں نے تحریک جدید اور نظارت دعوۃ وتبلیغ کے سپرد یہ کام کیا ہے۔ کہ وہ پہلے ایسے علاقوں کے لئے جہاں تبلیغ کے لئے خاص طور پر ضرورت ہے۔ آدمی چُن لیں۔ اور پھر بقیہ لوگوں کو ان علاقوں میں کام کرنے کی اجازت دے دیں۔ جن کو وہ خود ترجیح دیتے ہیں۔

تبلیغ ایک ایسا ضروری فرض ہے۔ کہ جو الٰہی جماعتوں کے ابتدائی زمانہ میں سب سے زیادہ اہم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ پروگرام جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الٰہی جماعتوں کو دیا جاتا ہے۔ اس کو تفصیلی طور پر پورا کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ بعض علاقوں یا ملکوں میں اس جماعت کی اکثریت ہو۔ خالی

شہروں کی اکثریت

کافی نہیں ہوتی۔ بلکہ وسیع علاقوں اور ملکوں میں ہی وہ احکام نافذ کئے جا سکتے ہیں۔ جو سوسائٹی کے ساتھ بحیثیت جماعت تعلق رکھتے ہیں۔

پس اسلام کی وہ تشریح جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمیں ملی ہے۔ اور اسلام کا وہ دَور جو دنیا میں آج سے تیرہ سو سال قبل گزرا ہے۔ اس تشریح پر عمل اور اس دَور کا قیام اسی صورت میں ممکن ہے۔ کہ جبکہ ہم وسیع علاقہ میں اپنی اکثریت پیدا کرلیں۔ اور پھر

باہمی اتحاد اور فیصلہ

کے ساتھ اس قانون اور شریعت کو رائج کریں جس کو اسلام نے ہم میں رائج کرنا چاہا ہے۔ افراد کی کثرت اگر وہ مختلف ممالک میں پھیلے ہوں۔ گو مالی لحاظ سے اور سیاسی لحاظ سے مفید ہو سکتی ہے۔ مگر اجرائے قانون کے لحاظ سے مفید نہیں ہو سکتی۔ اگر دس کروڑ افراد ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہوں۔ تو وہ اجرائے قانون کے لحاظ سے اتنے مفید نہیں ہو سکتے۔ جتنے ایک کروڑ اگر ایک جگہ جمع ہوں۔

پس قرآن کریم کی تعلیم کو عملی صورت میں کسی علاقے میں ظاہر کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ کوئی وسیع علاقہ ایسا ہو۔ جہاں جماعت احمدیہ کلی طور پر موجود ہو۔ یا بہت بڑی اکثریت رکھتی ہو۔ اور یہ غرض پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ منظم صورت میں تبلیغ نہ کی جائے۔

مختلف علاقے لے لئے جائیں

اور ان میں منظم طور پر پورے زور کے ساتھ تبلیغ کی جائے۔ یہاں تک کہ وہ علاقہ ظاہر ہو جائے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے اس سعادت کے لئے مقدر فرمایا ہو۔

مجھے افسوس ہے۔ کہ ابھی ہماری جماعت نے اس ذمہ واری کو پورے طور پر نہیں سمجھا۔ اور مجھے بہت ہی زیادہ افسوس ہے۔ کہ اس بارہ میں سب سے زیادہ غفلت قادیان کے لوگوں کی ہے۔ جہاں اور خدمات میں قادیان کی جماعت دوسروں سے بڑھی ہوئی ہے۔ وہاں تبلیغ کا فریضہ ادا کرنے میں یہ سب سے پیچھے ہے۔ امن نے ان کے دماغوں میں

غلط اطمینان

پیدا کر دیا ہے۔ شاید کوئی کہے۔ کہ یہاں امن کہاں ہے۔ روز احرار کی طرف سے فتنے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن فتنہ کا ہونا اور چیز ہے۔ اور قلبی اطمینان اور ہے۔ جہاں ایک احمدی دس مخالفوں میں گھرا ہو۔ وہاں فتنہ اس کے دل میں یہ خلش پیدا کر سکتا ہے۔ کہ شاید میں تباہ نہ ہو جاؤں۔ مگر جہاں دس بھلے مانسوں میں ایک شرارت کرنے والا ہو۔ وہاں نفس مطمئن ہوتا ہے۔ اور گو تکلیف ہو۔ مگر یہ گھبراہٹ نہیں ہوتی۔ کہ مَیں تباہ ہو سکتا ہوں۔ یہی حال قادیان اور باہر کے فتنوں کا ہے۔ باہر کے فتنے خواہ کتنے تھوڑے ہوں۔ چونکہ وہ اکثریت کی طرف سے ہوتے ہیں۔ جماعت کے لوگوں میں ایک قسم کی بے اطمینانی ہوتی ہے۔ مگر قادیان کے فتنے خواہ کتنے بڑے کیوں نہ ہوں۔ جماعت کے دلوں میں یہ اطمینان ہوتا ہے کہ ہم یہاں طاقت اور تعداد کے لحاظ سے زیادہ ہیں۔ یہ اطمینان کی صورت ایسی ہے جو نظر انداز نہیں کی جا سکتی۔ اور مجھے افسوس ہے۔ کہ اس نے قادیان کی جماعت کے دماغوں میں

امن کا غلط خیال

پیدا کر دیا ہے۔ اور جماعت کی مثال اس کبوتر کی سی ہے۔ جس پر جب بلی حملہ کرتی ہے۔ تو وہ آنکھیں بند کر لیتا اور خیال کر لیتا ہے۔ کہ اب بلی مجھے دیکھ نہیں سکتی۔ اور وہ یہ نہیں سمجھتے۔ کہ ایک چھوٹے سے قصبہ میں ان کی اکثریت ہونے سے حقیقی امن قائم نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ہو بھی جائے۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ کیا انہوں نے احمدیت اپنے امن کے لئے اختیار کی ہے؟ جس کی جد وجہد اپنے نفس کے لئے امن پر ختم ہو جاتی ہے۔ اس نے احمدیت کو نفس کے لئے ہی اختیار کیا ہے۔ اگر دین کے لئے اختیار کیا ہوتا۔ تو اپنے نفس کے لئے آرام حاصل کرنے پر اسکی جد وجہد ختم نہ ہو جاتی۔ ہمارا امن تو دین کے لئے امن پر منحصر ہے۔ اگر دین کے لئے امن نہیں۔ تو ہمارے امن کے کیا معنی۔ اگر دنیا میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لئے امن نہیں۔ تو قادیان میں اگر ہم طاقتور بھی ہوں۔ یہاں کوئی بھی فتنہ کرنے والا آدمی باقی نہ رہے۔ احراری فتنے بھی مٹ جائیں۔ تو کیا فائدہ اس کے معنی زیادہ سے زیادہ یہ ہوں گے۔ کہ ہمیں نجات حاصل ہو گئی۔ مگر یہ نجات تو غیر احمدی ہونے کی صورت میں ہمیں پہلے ہی حاصل تھی۔ یہ سب فتنے تو پیدا ہی اسلئے ہوئے تھے۔ کہ ہم نے احمدیت کو قبول کیا تھا۔ اور ہم نے تو احمدیت اسلئے قبول کی تھی۔ کہ چاہے ہمارے لئے فتنہ پیدا ہو۔ مگر

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لئے امن

حاصل ہو جائے۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ساری دنیا میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لئے امن قائم ہو جائے۔ کم سے کم شروع میں ایسا ایک علاقہ ہی ہو۔ جہاں آپؐ کی تعلیم کو زندہ کرکے جاری کیا جا سکے۔ ہمارا مقصد یہ ہے۔ کہ تمام بنی نوع انسان کو آپؐ کے جھنڈے تلے لے آئیں۔ اور اگر ہم کسی وقت اسلئے کوشش کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ کہ جس علاقہ میں ہم رہتے ہیں۔ اس میں امن قائم ہو گیا ہے۔ تو یہ ہمارے

ایمان کی کمزوری کی علامت

ہے۔ جہاں دوسری اکثر اچھی باتوں میں قادیان کے لوگ اچھا نمونہ دکھانے کے عادی ہیں۔ یہاں کے احمدیوں کی اکثریت چندہ باقاعدہ ادا کرتی ہے۔ دین سیکھنے کی طرف بھی وہ زیادہ توجہ کرتے ہیں۔ اور وعظ وغیرہ شوق سے سنتے ہیں۔ اسی طرح اور کئی خوبیاں ان میں ہیں۔ وہاں مجھے سخت افسوس ہے۔ کہ تبلیغ کے معاملہ میں وہ دوسروں سے بہت پیچھے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ چند کارکنوں کو چھوڑ کر اس نیکی کے خانوں میں باقی لوگوں کے لئے صفر لکھا ہُوا ہے۔ اگر قادیان کے لوگ اپنی ذمہ واری کو سمجھتے۔ ان میں

حقیقی بیداری

پیدا ہوتی۔ اور وہ سمجھتے۔ کہ احمدیت کو اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے کیوں قائم کیا ہے۔ تو آج تک لاکھوں آدمی قادیان اور اس کے ارد گرد احمدی ہو چکے ہوتے۔ ایک یا دو لوگوں کو ہر سال احمدی بنا لینا کوئی مشکل کام نہیں۔ اور اتنے بنا لئے جائیں۔ تو آپ غور کر سکتے ہیں۔ کہ دس سال میں ہی جماعت کتنی ترقی کر سکتی ہے۔ آپ لوگ اندازہ کر لیں۔ کہ آج سے آٹھ سال قبل قادیان میں

احمدیوں کی تعداد باون سو کے قریب تھی

اگر اس میں سے چالیس فی صدی مرد تبلیغ کرنے کے قابل سمجھ لئے جائیں۔ تو وہ دو ہزار ہوتے ہیں۔ اور اگر یہ دو ہزار احمدی اپنی ذمہ واری کو محسوس کرتے۔ اور ایک ایک احمدی ہی اور بناتے تو ۱۹۳۱ء میں یہ چار ہزار ہو جاتے اور اگر پھر وہ بھی ایک ایک اور بناتے۔ تو ۱۹۳۲ء میں آٹھ ہزار ہو جاتے۔ اور اگر یہ بھی محنت کے ساتھ کام کرتے تو ۱۹۳۳ء میں یہ تعداد ۱۶ ہزار ہو جاتی۔ اور اگر وہ اسی محنت کو قائم رکھتے۔ تو ۱۹۳۴ء میں بتیس ہزار۔ اور ۱۹۳۵ء میں چونسٹھ ہزار اور ۱۹۳۷ء میں ۱۲۸۰۰۰ اور ۱۹۳۸ء میں ۲۵۶۰۰۰ ہو جاتے۔ پھر اگر ان کے بیوی بچوں کو ساتھ شامل کر لیا جائے۔ تو جماعت کئی لاکھ کی ہو سکتی تھی۔ کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ

شیخ چلی والی باتیں

ہیں۔ اور یہ وہی بات ہے۔ جیسے خیالی پلاؤ پکانا کہتے ہیں۔ مگر حقیقتاً یہ بات نہیں۔ جن لوگوں نے اپنی ذمہ واری کو سمجھا ہے۔ انہوں نے عملاً ایسا کر کے دکھا دیا ہے۔

صحابہ کرامؓ کی جدوجہد

سے پچاس سال کے عرصہ میں تین کروڑ مسلمان بن چکے تھے۔ اور سپین کے ساحلوں سے لے کر چین کی حدود تک بلکہ تمام معلومہ دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچ چکا تھا۔ اور اس وقت کی متمدن دنیا کے اسی فی صدی علاقہ پر ان کی حکومت قائم ہو چکی تھی۔ پس یہ باتیں ناممکن نہیں ہیں۔ بشرطیکہ لوگ اپنی ذمہ واریوں کو سمجھیں۔ اور جو شخص احمدی ہو جائے۔ وہ سمجھ لے۔ کہ میں کوئی نئی مخلوق ہو گیا ہوں اگر وہ صرف یہ خیال کرتا ہے۔ کہ میں نے چند عقائد بدل لئے ہیں۔ باقی میں ویسا کا ویسا ہی زمیندار ہوں۔ ویسا ہی لوہار یا ترکھان ہوں۔ جیسا پہلے تھا۔ تو وہ کیا تبدیلی اپنے اندر پیدا کر سکتا ہے۔ ہاں اگر وہ خیال کرتا ہے۔ کہ میں کوئی نئی جنس ہو گیا ہوں۔

نئی مخلوق

بن گیا ہوں۔ خدا تعالیٰ کی آواز بن گیا ہوں تو دیکھو اللہ تعالیٰ اسے کتنی ہمت۔ قوت اور حوصلہ عطا کر دیتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آئندہ قادیان کے لوگ خصوصاً اپنی سستی کو دور کر کے عملی طور پر اپنے

اخلاص اور ایمان کا ثبوت

دیں گے۔ صرف نام لکھوا دینا ہی کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ ضروری ہے۔ کہ نام لکھوانے کے پیچھے ایک مضبوط ارادہ۔ عزم اور ہمت ہو۔ پختہ عزم اور مضبوط ارادہ کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ اور اس نیت کے ساتھ کہ خود بھی احمدی بننا ہے۔ اور دوسروں کو بھی بنانا ہے۔ اس صورت میں تمہیں لازماً احمدیت کو سیکھنا پڑے گا۔ اپنے اعمال درست کرنے پڑیں گے۔ اور اس طرح ایک طرف تمہارا اپنا ایمان اور اخلاق ترقی کریگا اور دوسری طرف جماعت ترقی کرے گی۔ اور تم ایسے الٰہی فضل مشاہدہ کرو گے۔ جو روحانیت کے ساتھ ہی تعلق رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے والوں کی کوئی حد بندی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس کے دربار میں سب کے لئے گنجائش ہے۔ دنیوی حکومتیں تو کچھ آدمی ملازم رکھ کر کہہ دیتی ہیں۔ کہ اور گنجائش نہیں۔ لیکن

اللہ تعالیٰ کی درباری

خواہ ساری دنیا ہو جائے۔ اور اسے ساری دنیا کو بھی معجزے دکھانا پڑیں۔ اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آ سکتی۔ پس چاہیئے۔ کہ ہم میں سے ہر فرد کوشش کرے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے معجزوں کا مورد ہو۔ یہ نہ ہو۔ کہ تم میں سے ایک غریب زمیندار کو بھی دیکھ کر لوگ انگلیاں اٹھائیں اور کہیں۔ کہ یہ بے کس ہے۔ جو سلوک چاہو۔ اس سے ساتھ کر لو۔ بلکہ یہ ہو۔ کہ اگر کوئی احمدی کہیں اکیلا ہو۔ تو لوگ اس کی طرف انگلیاں اٹھائیں۔ اور کہیں۔ کہ یہ اکیلا ہے۔ مگر اسے چھیڑنا نہیں۔ کیونکہ اسے تکلیف دینے سے خدا تعالیٰ کا قہر نازل ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے دربار میں جتنے لوگ چاہیں۔ یہ مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ وہاں ساری دنیا کے لوگوں کے لئے گنجائش ہے۔ بغیر اس کے کہ اس میں کوئی کمی ہو۔

پس اس ایمان پر تسلی نہ پا جاؤ۔ جس پر تمہاری عقلیں تسلی پاتی ہیں۔ بلکہ وہ اخلاق دکھاؤ۔ کہ جس سے خدا تعالیٰ کے پیارے بن جاؤ۔

اور خوب یاد رکھو۔ کہ اس کے لئے علم کی ضرورت نہیں۔ روپے کی ضرورت نہیں۔ طاقت کی ضرورت نہیں۔ بلکہ صرف نیت کی ضرورت ہے۔ اور اس عزم کی ضرورت ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی حکومت تمہارے دلوں پر ہو۔ دل کی پاکیزگی۔ اور صفائی اور روح کے فرمانبردار ہونے کی ضرورت ہے۔

اس کے بعد میں بیرونی جماعتوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ جلد از جلد

واقفین کی فہرستیں

تیار کر کے بھجوا دیں۔ تا ان کے علاقوں میں بھی تبلیغ کے نظام کو مکمل کیا جائے۔ شروع میں کام کرنے والوں کے لئے بے شک دقتیں ہوں گی۔ لیکن اگر ہمت اور ارادہ ہو۔ تو مشکلات خود بخود دور ہو جایا کرتی ہیں۔

۱۹۲۳ء میں جب ملکانوں کا فتنہ شروع ہوا۔ اس وقت جماعت کے اندر ایک جوش پیدا ہوا۔ اور سینکڑوں احمدیوں نے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ پھر انہوں نے وہاں جا کر تبلیغ کی۔ اور ثواب بھی حاصل کئے۔ مگر انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے کاروبار بھی ویسے ہی رہے۔ جیسے پہلے تھے۔ نوکریاں بھی ویسی ہی رہیں۔ اور اس موقع پر جن لوگوں نے جی چرایا۔ کئی دفعہ ان کو خیال آتا ہوگا۔ کہ کاش ہم بھی ثواب حاصل کر لیتے۔ غور کرو۔ یہ کتنا

عظیم الشان کارنامہ

تھا۔ کہ ایک مٹھی بھر جماعت کا مقابلہ تمام ہندو قوم کے ساتھ تھا۔ اور یہ کتنا شاندار نتیجہ تھا۔ کہ جب اس جماعت کے کام کی وجہ سے ہندوؤں کے لئے مشکلات پیدا ہوئیں اور ادھر ہندو مسلم اختلاف وسیع ہونے لگا۔ تو

گاندھی جی نے برت رکھا

اور کہا۔ کہ جب تک ہندو مسلمانوں میں صلح نہ ہو۔ میں برت نہیں کھولوں گا۔ پھر وہ کیا عجیب وقت تھا۔ کہ دہلی میں ہندوستان کے بڑے بڑے ہندو مسلم لیڈر جمع ہوئے۔ کہ صلح کی تجویز کریں۔ مگر جن کو بلایا گیا۔ ان میں جماعت احمدیہ کا نام ہی نہ تھا۔ یہی شیخ عبدالرحمٰن مصری جو اس وقت ہماری مخالفت میں حصہ لے رہے ہیں۔ یہ گھبرائے ہوئے میرے پاس آئے۔ اور کہا۔ کہ ہمارا تو نام ہی نہیں۔ ان کو توجہ دلانی چاہیئے۔ میں نے کہا۔ کہ مجھے تو توجہ دلانے کی ضرورت نہیں۔ آپ دیکھیں گے۔ کہ وہ خود توجہ کرنے پر مجبور ہوں گے۔

اور دوسرے ہی روز حکیم اجمل خاں صاحب اور ڈاکٹر انصاری صاحب کا تار میرے نام آیا۔ کہ اپنے نمائندے جلد بھیجیے۔

صلح کے کام میں تاخیر ہو رہی ہے

بات یہ ہوئی۔ کہ جب ہندو مسلم لیڈر صلح کے لئے بیٹھے۔ تو شردھانند صاحب نے کہا۔ کہ لڑائی تو احمدیوں کے ساتھ جاری ہے۔ کیونکہ تبلیغ وہی کر رہے ہیں۔ یہاں ان کے نمائندے ہی نہیں ہیں۔ تو صلح کی بات چیت کس سے کی جائے۔ آخر وہ لوگ جنہوں نے پہلے کبر اختیار کیا اور کہا تھا۔ کہ احمدیوں کو بلانے کی کیا ضرورت ہے۔ مجبور ہو گئے۔ کہ مجھ سے تار کے ذریعہ نمائندے بھجوانے کی درخواست کریں۔ اور جب ہمارے نمائندے جانے لگے۔ تو میں نے ان سے کہا۔ کہ وہاں جو گفتگو ہوگی۔ وہ میں ابھی سے بتا دیتا ہوں۔ آریہ سماجی کہیں گے کہ چونکہ گاندھی جی نے برت رکھا ہوا ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ان کا برت کھلوانے کے لئے باہم صلح کر لیں۔ اور وہ اس طرح کہ ہم بھی وہاں اپنا کام بند کر دیتے ہیں۔ اور آپ بھی کریں۔ بظاہر یہ

خوشنما تجویز

ہے۔ اس لئے مسلمان نمائندے اسے قبول کرنے کے لئے فوراً تیار ہو جائیں۔ مگر تم نے کہنا کہ آپ لوگوں نے ہمارے گھر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اس وقت اب صلح کرنے میں آپ کو فائدہ ہے۔ مگر ہمارا سراسر نقصان ہے۔ ملکانے مسلمان تھے۔ ان میں سے آپ لوگ بیس ہزار کو مرتد کر چکے ہیں۔ اور اب صلح کی یہی صورت ہو سکتی ہے۔ کہ ان سب کو کلمہ پڑھوا دو۔ ورنہ اس وقت تک ہمیں تبلیغ کی اجازت ہونی چاہیئے۔ جب تک ان کو مسلمان نہ بنا لیں۔ اس کے بعد اگر باقی مسلمان کہیں گے۔ تو ہم بھی وہاں کام بند کر دیں گے۔ اور کہیں اور کام شروع کر دینگے۔

جب ہمارے نمائندے وہاں پہنچے۔ تو بعینہٖ ایسی ہی صورت وہاں پیش آئی۔

سوامی شردھانند صاحب

نے کہا۔ کہ گاندھی جی کو ممنون کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم بھی وہاں کام بند کر دیں۔ اور مسلمان بھی بند کر دیں۔ اس پر میرے نمائندوں نے کہا۔ کہ آریہ بیس ہزار مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملا چکے ہیں۔ اور ہم تو ان کے پیچھے محض اصلاح کے لئے گئے ہیں۔

صلح مساوی شرائط پر ہی ہو سکتی ہے

اس لئے یہ وہ بیس ہزار آدمی واپس کر دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور یا پھر ہمیں اتنی دیر وہاں کام کرنے کی اجازت ہو۔ جب تک کہ ہم اتنے آدمیوں کو مسلمان نہ بنالیں۔ ورنہ مساوات نہیں قائم رہ سکتی۔ ہم فی الحال وہاں کام کریں گے۔ اور جب ان لوگوں کو اسلام میں داخل کرلیں گے۔ جو مرتد ہو چکے ہیں تو چونکہ یہ لوگ احمدی نہیں۔ عام سنی ہیں۔ اس لئے اگر مسلمانوں نے چاہا۔ ہم اس طریق کی تبلیغ وہاں بند کر دیں گے۔ اور اپنے کام کے لئے دوسرا علاقہ چن لیں گے۔ اس جواب کو سنکر مسلمانوں کے نمائندوں نے کہا۔ کہ احمدی ہمیشہ فساد ہی کرتے رہے ہیں۔ ان کی نیت ہی یہ ہے۔ کہ ملک میں امن نہ ہو۔ چلو ہم صلح کرتے ہیں۔ یہ مٹھی بھر جماعت کیا کرسکتی ہے۔ ان کو شور مچانے دو۔ مگر سوامی شردھانند صاحب نے کہا۔ کہ تم لوگوں کا تو کوئی آدمی وہاں ہے ہی نہیں۔ تمہارے ساتھ میں صلح کیا کروں۔ جب تک احمدیوں کے ساتھ صلح نہ ہو۔ صلح نہیں ہو سکتی۔ اور اس طرح ان

بے شرم علماء

کو جو ملکانوں کے ارتداد پر اپنی رضا کی مہر لگانے کو تیار ہو گئے تھے۔ منہ کی کھانی پڑی۔ اور وہ اپنی ذلت و رسوائی دیکھ کر خاموش ہو گئے۔ ہمارا مطالبہ تو آریہ منظور کر ہی نہیں سکتے تھے۔ اور اس طرح یہ صلح بیچ ہی میں رہ گئی۔ اور ہم نے کہا۔ کہ ہم اس وقت تک اس میدان کو نہیں چھوڑیں گے۔ جب تک اتنے لوگوں کو واپس نہیں لے آتے۔ آخر وہ جوش کے دن گزر گئے۔ ہمارے مبلغ بھی واپس آ گئے۔ مگر ایک دو آدمی ہم نے اب تک وہاں رکھے ہوئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں وہاں کامیابی ہو رہی ہے۔ چنانچہ کچھ ہی عرصہ ہوا۔ فتح پور قصبہ جو ساندھن کے پاس ہے۔ اور پہلے سارا کا سارا مرتد ہو چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے مبلغوں کی تبلیغ سے پندرہ سال بعد پھر اسلام میں داخل ہو گیا ہے۔ اور آریہ لوگ اپنا بوریہ بستر وہاں سے اٹھا کر چل دیئے ہیں۔

دیکھو۔ کتنی طاقتور قوم سے مقابلہ تھا۔ اس وقت ہندو امراء کہہ رہے تھے۔ کہ ہم کروڑوں روپیہ اس کام پر لگا دیں گے۔ اور یہاں تک کہتے تھے۔ کہ ایک ایک آدمی کے بدلے ہزار ہزار روپیہ دیں گے۔ لیکن آخر

دولت اور طاقت کا سر نیچا ہوا

اور مٹھی بھر جماعت کو فتح حاصل ہوئی۔ اور یہ نتیجہ تھا۔ اس قربانی کا جو جماعت نے دکھائی۔ اس وقت ایک قربانی کی رَو تھی۔ جو جماعت میں چل رہی تھی۔ آج تک اس علاقہ میں بعض واقعات اس زمانہ کے مشہور ہیں۔ بلکہ میرے گزشتہ سفر میں بھی بعض لوگ ملے جنہوں نے مندرجہ ذیل واقعہ کا ذکر کیا۔ کہ وہاں ایک گاؤں سب کا سب آریہ ہو چکا تھا۔ صرف ایک عورت

مائی جمیا

تھی۔ جو مرتد نہ ہوئی تھی۔ اس کے لڑکے بھی آریہ ہو گئے تھے۔ آریوں نے کہا۔ کہ اس کا بائیکاٹ کیا جائے۔ تو پھر یہ آریہ بنے گی۔ آخر اس کا بائیکاٹ ہوا۔ حتیٰ کہ اس کے لڑکوں نے اس کے حصہ کی فصل کو بھی کاٹنے سے انکار کر دیا۔ اس وقت شائد چودھری نصر اللہ خاں صاحب یا خان بہادر شیخ محمد حسین صاحب ریٹائرڈ سشن جج علی گڑھ والے وہاں انچارج تھے۔ مائی جمیا ان کے پاس آئی۔ اور کہا۔ کہ میں نے مزدوروں سے اپنی فصل کٹوانے کی کوشش کی ہے۔ مگر وہ بھی نہیں کاٹتے اور کہتے ہیں۔ کہ شدھی کرواؤ۔ تو کاٹیں گے۔ نہیں تو جاؤ۔ مولویوں سے کٹواؤ۔ ہمارے آدمی بوجہ تعلیم یافتہ ہونے کے وہاں مولوی کہلاتے تھے۔ اسلئے انہوں نے بطور طنز کہا۔ کہ جاؤ۔ مولویوں سے کٹواؤ۔ ان کا خیال تھا۔ کہ یہ لوگ اس کام میں اسکی کیا مدد کرسکیں گے۔ مائی جمیا نے کہا۔ کہ میں نے ان سے کہہ دیا ہے۔ کہ بے شک کھیت خراب ہو جائے۔ پروا نہیں مگر میں شدھ نہیں ہوں گی۔ جو دوست وہاں انچارج تھے۔ انہوں نے مجھے اطلاع دی۔ اور میں نے انہیں لکھا۔ کہ بے شک آریوں نے جو کچھ کہا ہے۔ ویسا ہی ہوگا۔ اور

مولوی ہی اس کے کھیت کو کاٹیں گے

آپ اپنے تعلیم یافتہ آدمیوں کو لے کر جائیں۔ اور اس کا کھیت کاٹیں۔ چنانچہ کئی گریجوایٹ اور سرکاری ملازم سرکاری خطاب یافتہ لوگ وہاں گئے۔ اور جا کر کھیت کاٹ دیا۔ ان کے ہاتھ لہولہان ہو گئے۔ چھالے پڑ گئے۔ مگر اس علاقہ کے لوگوں پر اس بات کا اتنا اثر ہوا۔ کہ اسی دن سے آریوں نے سمجھ لیا۔ کہ اس جماعت کا مقابلہ آسان نہیں۔ اس علاقہ کے لوگ اب بھی اس واقعہ کا ذکر کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ گو اس پر پندرہ سال گزر گئے۔ مگر

اس کا اثر دلوں سے محو نہیں ہوا

اور وہ آج بھی اقرار کرتے ہیں۔ کہ یہ احمدیوں کا ہی کام تھا۔ مسلمانوں میں سے کوئی اور جماعت ایسا نہیں کرسکتی۔ وہی روح اگر آج بھی پیدا ہو۔ تو اس سے شاندار نتائج ظاہر ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ آج جماعت اس وقت سے کئی گنا زیادہ ہے۔ تین چار گنا سے بھی زیادہ ہے۔

صرف ضرورت ارادہ کی ہے اور اخلاص کی۔ پس میں بیرونی جماعتوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی ذمہ واری کو سمجھیں۔ اور ہر بالغ مرد و عورتوں کو میں ابھی مجبور نہیں کرتا۔ گو وہ اپنی خدمات پیش کریں۔ تو شکریہ کے ساتھ قبول کی جائیں گی۔ مگر ان کی یہ خدمت طوعی ہوگی لیکن ہر بالغ مرد احمدی سے میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنا وقت اس کام کے لئے دیگا۔ اور یہ ذمہ واری لے گا۔ کہ خواہ کتنا وقت کیوں نہ دینا پڑے۔ وہ ایک دو یا تین یا ان سے زیادہ احمدی سال میں ضرور بنائے گا۔ پس تمام جماعتیں ایسی

فہرستیں تیار کر کے جلد بھجوا دیں

تا ان کے لئے کام کی سکیم بنا دی جائے۔ اور اگر اس سکیم کی اہمیت کو مدنظر رکھا جائے۔ تو چند سال میں ہی ہندوستان کی کایا پلٹ سکتی ہے۔ احمدیوں میں زیادہ تر ان پڑھ لوگ ہیں۔ یعنی زمیندار طبقہ زیادہ ہے۔ یوں نسبتی لحاظ سے تو احمدیوں میں تعلیم زیادہ ہے۔ مگر باہر کے جلسوں میں تعلیم یافتہ لوگ آتے ہیں۔ اور ہمارے زمیندار آتے ہیں۔ ان کے عوام نہیں سنتے۔ مگر ہمارے عوام دوسروں کی نسبت زیادہ سنتے ہیں۔ گویا ہمارے مخاطبین میں زیادہ تر عوام ہوتے۔ اور دوسروں کے جلسوں کی نسبت ہمارے جلسوں میں اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ کم ہوتا ہے۔ اسلئے وہ سیاسی لحاظ سے بات کی اہمیت کو نہیں سمجھ سکتا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ سیاسی طور پر

اسلام اس وقت نہایت نازک دَور سے گذر رہا ہے

ایسے نازک دَور سے کہ اگر اس وقت اسکی حفاظت کے لئے کوئی جماعت کھڑی نہ ہوگی تو اس کے مٹ جانے میں کوئی شبہ نہیں۔ یوں تو مسلمان بے شک دنیا میں رہیں گے۔ مگر

نام کے مسلمانوں سے اسلام کو کیا فائدہ

قرآن دنیا میں اسلئے نہیں آیا تھا۔ کہ اسے جزدانوں میں بند کر کے رکھا جائے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دنیا میں اسلئے نہیں آئے تھے۔ کہ لوگ منہ سے آپ کو خدا کا رسول تسلیم کرلیں۔ بلکہ اسلئے آئے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ کی تعلیم کو دنیا میں قائم کریں اگر یہ نہیں۔ تو مسلمانوں کا وجود تعدادیں خواہ کتنا کیوں نہ بڑھ جائے۔ بے فائدہ ہے سفید چیز کو کالا کہہ دینے سے وہ کالی نہیں ہو جاتی۔ اور کالی کو سفید کہہ دینے سے وہ سفید نہیں ہو جاتی۔ اسی طرح جس کا دل کافر ہو اس کا نام مسلمان ہونے سے کوئی فائدہ نہیں۔ اس نازک موقعہ پر ایک جماعت احمدیہ ہی ہے۔ جس سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی ذمہ واری کو سمجھتے ہوئے مقابلہ کے میدان میں آگے آئیگی۔ اور جلد اسلام کے حقیقی پیروؤں کی اتنی تعداد پیدا کرے گی۔ کہ جو دنیا کا مقابلہ آسانی سے کرسکے۔ گو باہر سے بھی اطلاعات آنی شروع ہو گئی ہیں۔ مگر اس کے لئے آخری تاریخ ۸ مارچ مقرر ہے (یہ خطبہ دیر سے چھپ رہا ہے۔ اس لئے میں ہندوستان کے لئے ۸ مارچ کی تاریخ مقرر کر دیتا ہوں۔ دعوۃ و تبلیغ کو چاہیئے۔ جس طرح تحریک جدید کا عملہ محنت کر کے سب جماعتوں سے وعدہ لکھوا چکا ہے۔ وہ بھی خاص زور دیکر فہرستیں مکمل کریں۔ اور سلسلہ کے اخبار اس کام میں ان کی پوری مدد کریں) اور اس لحاظ سے وقت بہت کم ہے۔ اس لئے میں پھر دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اس سے بہت زیادہ جدوجہد کی ضرورت ہے۔ جو وہ کر رہے ہیں۔ قادیان سے فہرستیں آ چکی ہیں۔ اور ان کو بہت جلد

تحریک جدید اور نظارت دعوۃ و تبلیغ

کی طرف سے ان کے فرائض سے مطلع کر دیا جائے گا۔ اور میں ہر ایک احمدی سے امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ پوری محنت ہمت اور کوشش سے کام کرے گا۔ اور اس سال کے آخر تک ہر وہ شخص جو کوتاہی کرے گا۔ میں مجبور ہوں گا یہ قرار دینے پر کہ اس نے احمدیت کا اچھا نمونہ نہیں دکھایا۔ اور کہ وہ محض نام کا احمدی ہے۔ حقیقتاً ہمارے ساتھ شامل نہیں۔

اس کے بعد میں قادیان کے دوستوں کو بھی اور باہر والوں کو بھی

تحریک جدید کے مالی حصہ کی طرف

متوجہ کرتا ہوں۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دس فروری کے بعد کوئی وعدے قبول نہیں کئے جاویں گے۔ میں نے کل دفتر سے لسٹ منگوائی تھی۔ اور مجھے افسوس ہے۔ کہ قادیان میں بھی ابھی بہت سے ایسے دوست ہیں۔ جنہوں نے توجہ نہیں کی۔ وہ ایسے نہیں۔ کہ ہم خیال کریں۔ کہ وہ مالی مشکلات کی وجہ سے حصہ نہیں لے سکے۔ بلکہ ایسے ہیں۔ جو کسی نہ کسی صورت میں حصہ لے سکتے ہیں۔ باہر کی بعض بڑی جماعتوں کی فہرستیں بھی تاحال نہیں آئیں۔ جیسا کہ

دفتر کی اطلاعات

سے معلوم ہوا ہے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ وعدوں کا زور آخری دنوں میں بہت ہوتا ہے۔ جو مخلص ہیں۔ وہ تو پہلے دنوں میں ہی توجہ کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر درمیان میں رو کم ہو جاتی ہے۔ اور پھر جب آخری دن ہوتے ہیں۔ تو پھر رَو تیز ہو جاتی ہے۔ کیونکہ دوستوں کو خیال ہوتا ہے۔ کہ اب وقت ختم ہونے کو ہے۔ مگر ان کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دس فروری کے بعد یا باہر کے جس خط پر گیارہ فروری کے بعد کی مہر ہوگی۔ ایسا کوئی وعدہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی سے ثابت ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ایک جماعت خدمت کرنے والوں کی تیار کرنا چاہتا ہے۔ اور کئی لوگوں کے خوابوں سے اسکی تائید ہو چکی ہے۔

سینکڑوں لوگوں کو اس کے متعلق الہامات ہو چکے ہیں

تو پھر پیچھے رہنا کس قدر بدنصیبی ہے۔ پس ہر ایک شخص جو تھوڑا بہت بھی حصہ لے سکتا ہے۔ مگر نہیں لیتا۔ اسکی بدقسمتی میں کوئی شُبہ نہیں۔ کئی لوگ محض اسلیئے ہچکچاتے ہیں۔ کہ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ پہلے ہم نے زیادہ حصہ لیا تھا۔ اب کم کس طرح لیں۔ حالانکہ شرائط کے مطابق ایسا کرنا جائز ہے۔ اس سے زیادہ حماقت اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ جو شخص سابقون میں شامل نہ ہو سکے۔ وہ دوسرے درجہ میں بھی نہ ہو۔ ایسا خیال کرنا نادانی اور

ثواب کی ہتک

ہے۔ ثواب خواہ کتنا ہی تھوڑا کیوں نہ ہو۔ ضرور حاصل کرنا چاہیئے۔ اگر کسی نے پچھلے سال سو روپیہ دیا۔ مگر اس سال وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں پانچ ہی دے سکتا ہوں۔ اور اس لئے چندہ لکھوانے سے رکتا ہے۔ کہ اس سے میری ہتک ہوگی۔ تو وہ عزت کو ثواب پر مقدم کرتا ہے۔ حالانکہ ثواب کو عزت پر مقدم کرنا چاہیئے۔ اگر تو وہ واقعی معذور ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس کے پانچ بھی پانچ سو کے برابر ہیں۔ اور اگر وہ معذور نہیں۔ تو جو درجہ وہ ایمان کا اپنے لئے تجویز کرتا ہے۔ اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ سے اجر پائے گا۔

پس قادیان کے دوستوں کو بھی اور باہر والوں کو بھی میں پھر ایک دفعہ متوجہ کرتا ہوں کہ بہت تھوڑے دن باقی رہ گئے ہیں۔ بعد میں بیسیوں لوگ خطوط لکھتے ہیں۔ کہ ہم سے غلطی ہوگئی۔ معاف کر دیں۔ اور وعدہ قبول کر لیں۔ حالانکہ جب ہم نے ایک قانون بنا لیا تو

معافی کے کیا معنے

پس جنہوں نے بعد میں معافی مانگنی ہے۔ وہ وہ ابھی ہوشیار ہو جائیں۔

اس سال چونکہ اس سکیم کی پوری پوری وضاحت کر دی گئی ہے۔ اس لئے

آئندہ کوئی نیا وعدہ قبول نہیں کیا جائیگا

سوائے ان کے جو ثابت کر دیں گے۔ کہ وہ نئے احمدی ہوئے ہیں۔ یا بے کار تھے۔ مثلاً کوئی اب طالب علم ہے۔ اور اگلے سال کام پر لگے۔ یا جن کو اس تحریک کا پہلے علم نہیں ہوا تھا۔ بیسیوں ایسے لوگ ہیں۔ جو اس سال لکھتے ہیں۔ کہ پہلے ہم نے حصہ نہیں لیا تھا۔ مگر اب اس سکیم کی اہمیت ہم پر واضح ہو گئی ہے۔ اس لئے شامل ہونا چاہتے ہیں۔ اس سال تو میں نے ایسے لوگوں کو اجازت دے دی ہے۔ مگر آئندہ سال نہیں دی جائیگی۔ کیونکہ اب اسکی پوری وضاحت کر چکا ہوں۔ سوائے ان کے جو ثابت کر دیں گے۔ کہ وہ نئے احمدی ہوئے ہیں۔ یا پہلے کوئی آمد نہ رکھتے تھے۔ یا ان کو اس تحریک کا علم ہی نہیں ہوا۔ ایسے لوگوں کے سوا کسی احمدی کا وعدہ قبول نہ کیا جائے گا۔ خواہ وہ کتنی منتیں کیوں نہ کرے۔ جو اس سال شامل ہوگا۔ وہی آئندہ شامل ہو سکے گا۔ کیونکہ وہی اس قابل ہے۔ کہ اس کا نام تاریخ میں محفوظ رہے۔ پس یہ

آخری اعلان

ہے۔ جس سے دوستوں کو پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ممکن ہے۔ بعض جماعتوں کے سکرٹری یا پریذیڈنٹ سستی کر رہے ہوں۔ اور دوست سمجھتے ہوں۔ کہ ہمارے وعدے پہنچ چکے ہیں۔ دفتر کو چاہیئے۔ کہ ایسے مقامات پر کئی لوگوں کو اطلاع بھیجدے کہ ان کے وعدے تاحال نہیں پہنچے۔ اور جن کو وعدوں کی منظوری کی اطلاع دفتر سے نہیں پہنچی۔ ان کو بھی چاہیئے۔ کہ اچھی طرح اطمینان کر لیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ رہ جائیں۔ ابھی وقت ہے۔ کہ وہ اصلاح کر لیں۔ لیکن اگر انہوں نے نہ کرائی۔ تو پھر یہ عذر نہیں سنا جائے گا۔ کہ ہم نے تو وعدہ بھیج دیا تھا۔ سکرٹری یا پریذیڈنٹ پر ذمہ واری ہے یہ تحریک چونکہ طوعی ہے۔ اسلیئے ہر فرد براہِ راست ذمہ وار ہے۔

پس ہر فرد کو یہ اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ صرف انہی کے وعدے قبول کئے جائیں گے۔ جو وقت پر پہنچا دیں گے۔ اگر کسی جماعت کے سکرٹری یا پریذیڈنٹ سستی کرتے ہیں۔ تو دوستوں کو چاہیئے۔ کہ خود براہِ راست وعدے بھیج دیں۔ اور اگر انہوں نے خود بھی نہ بھیجے۔ تو ہم یہی سمجھیں گے۔ کہ عہدیداروں کی سستی میں وہ خود شامل ہیں۔

(خطبہ تاریخ گزرنے کے بعد شائع ہو رہا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت کے مخلصین

غیر معمولی اخلاص کا ثبوت

دے چکے ہیں۔ اور وعدے گذشتہ سال سے بڑھ گئے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

میں اس خطبہ کی شرائط میں اس قدر اصلاح کرتا ہوں۔ کہ جنہوں نے سکرٹریوں سے وعدہ لکھنے کو کہا۔ اور انہوں نے وعدہ نہ بھجوایا اگر وہ بعد میں اس کا علم ہونے پر نام لکھوانا چاہیں۔ تو لکھوا سکتے ہیں۔ نیز یہ بھی یاد رہے۔ کہ چونکہ اب دس سالہ میعاد مقرر ہے۔ اور حقیقی طور پر

الٰہی فوج کے سپاہی

وہی کہلا سکتے ہیں۔ جو دسوں سال حصہ لیتے رہے ہیں۔ اس لئے جن لوگوں نے سابق میں معافی لے لی تھی۔ وہ اگر ان کامل سپاہیوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ تو انہیں گذشتہ رقوم بھی ادا کرنی چاہئیں۔ ورنہ وہ دس سالہ قربانی کرنے والوں میں شامل نہیں ہو سکتے۔ ہاں اپنی قربانی کے مطابق ثواب ضرور حاصل کر لیں گے۔ پس جنہوں نے کسی سابق سال کا چندہ نہیں دیا۔ یا معافی لے لی تھی۔ اور اب وہ دس سالہ سکیم میں شامل ہونے کی تڑپ رکھتے ہیں۔ انہیں اب

گذشتہ کی تلافی کر لینی چاہیئے

ہاں ان کی سالقہ رقوم کی ادائیگی کے لئے محکمہ مناسب سہولت دے سکتا ہے۔ جس کا فیصلہ وہ محکمہ سے بذریعہ خط وکتابت کر لیں۔ (الفضل)

وحیٔ خدا اور اہل پیغام

(از بشیر احمد صاحب کوروال)

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۷)

شیخ رحمت اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست دعا کی۔ تو الہام ہوا۔ "شَرُّ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ میں ان کو سزا دوں گا۔ میں اس عورت کو سزا دوں گا" دیکھئے۔ یہی وہ لوگ تھے۔ جو بقول ان کے زیادہ مقرب تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے انعام یافتہ تھے۔ مگر انہی لوگوں کے متعلق بتلایا گیا ہے۔ کہ اگر جماعت میں فتنہ وفساد کی آگ برپا کی جائے گی۔ تو یہی اس کا باعث ہوں گے۔ تیرے انعامات کو اگر پس پشت ڈالنے والے ہوں گے تو یہی۔ چنانچہ دیکھنے والوں نے دیکھا۔ کہ انہوں نے خلافت کا انکار کیا۔ قادیان چھوڑا۔ لاہور کو مرکز بنایا۔ پس یہ سب شرارتیں تھیں۔ اور ہیں جو ان لوگوں کی طرف سے ظہور پا رہی ہیں۔ جو فخریہ لہجہ میں کہا کرتے ہیں۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقربین سے ہیں۔

(۸)

"لاہور میں ایک بے شرم ہے۔ وَیْلٌ لَّکَ وَلِاِفْکِکَ"۔ تذکرہ ص۶۵۱۔

اس کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔ ہم سے زیادہ اسے خود پیغامی دوست سمجھ سکتے ہیں۔ ان کو خوب معلوم ہے۔ کہ کس شخص نے جھوٹ باندھنے شروع کئے۔ اور کون خدا کی بشارتوں کے ماتحت پیدا شدہ اولاد پر کہ جس کا صالح ہونا اسکی پیدائش سے پہلے مقدر ہوتا ہے۔ گندے حملے کر رہا ہے۔ اور اسے دنیا کی نظر میں ذلیل کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ اور پھر وہ کون ہے۔ جو دوسروں کے جائز مال پر ناجائز طور پر تصرف کر بیٹھا ہے۔ بہرحال پیغامی اور لاہوری یقیناً ہم سے زیادہ اس کو جانتے ہوں گے۔ اب اگر ہم میں سے کوئی ان سے کسی کو پوچھے۔ کہ سناؤ۔ کچھ اس شخص کا حال کہ جس کے متعلق حضور کا مندرجہ بالا الہام ہے۔ تو یقیناً یہ ہمارے بچھڑے ہوئے دوست شرماتے ہوئے زیرِ لب مسکراتے ہوئے نظریں جھکا کر کہہ دیں گے۔ ؎

پرسشِ احوال سے مقصد ہے رسوائی مری ؎ ورنہ سب کچھ جانتے ہو کیا ہوا کیونکر ہوا

(۹)

"کیا دیکھتا ہوں۔ کہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن گیا ہوں ... اور ایسی صورت واقعہ ہے۔ کہ ایک گروہ خوارج کا میری خلافت کا مزاحم ہو رہا ہے۔ یعنی وہ گروہ میری خلافت کے امر کو روکنا چاہتا ہے۔ اور اس میں فتنہ انداز ہے۔ تب میں نے دیکھا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہیں۔ اور شفقت اور تودّد سے مجھے فرماتے ہیں۔ کہ یَا عَلِیُّ دَعْھُمْ وَاَنْصَارَھُمْ وَزِرَاعَتَھُمْ یعنی اے علی ان سے اور ان کے مددگاروں اور ان کی کھیتی سے کنارہ کر اور ان کو چھوڑ دے۔ اور ان سے منہ پھیرے" تذکرہ ص۲۰۷ و ۲۰۸۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ حوالہ کسی مزید توضیح کا محتاج نہیں۔ فرقہ لاہور نے خارجیوں کی طرح خلافت میں روک پیدا کی۔ چنانچہ پیغام ۳ مئی ۳۷ء میں صاف لکھا ہے۔

"آپ کی وفات کے چھ برس بعد جب لاہوریوں نے شور مچایا۔ کہ خلافت کی خلافت کیسی۔...... یا کہو کہ اس مزعومہ خلافت کی خاطر نبوت کا ڈھونگ رچایا گیا۔.... ہم نے صاف کہہ دیا تھا۔.... کہ خلافت کی خلافت ایک بے معنی بات ہے۔"

پس یہ امر بالبداہت ثابت ہے۔ کہ لاہوریوں نے خلافت کی مزاحمت کی۔ اور کر رہے ہیں۔ اب فتنہ برپا کر رہے ہیں۔ اور اس کا خود ان کو اقرار ہے۔

(۱۰)

"بعض بدقسمت ایسے ہیں۔ کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں۔ جیسے کتا مُردار کی طرف .... مجھے وقتاً فوقتاً ایسے آدمیوں کا علم بھی دیا جاتا ہے۔ مگر اذن نہیں دیا جاتا۔ کہ ان کو مطلع کروں۔ کئی چھوٹے ہیں۔ جو بڑے کئے جائیں گے۔ اور کئی بڑے ہیں۔ جو چھوٹے کئے جائیں گے۔ پس مقام خوف ہے۔" تذکرہ ص۱۹۶

ان لوگوں کی بدگمانیوں کی لسٹ تو میں کسی اور موقعہ پر شائع کروں گا۔ جو اہلِ پیغام کے اکابر میں پائی جاتی ہیں۔ دوسرے پیغامی لوگ آج اس بات کا خود اقرار کر رہے ہیں۔ کہ حیرت ہے۔ میاں محمود جو بھی کہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ اس کو اپنا لائحہ عمل بنا لیتی ہے۔ اور اس کو بغیر چون وچرا کے مان لیتی ہے۔ یہی ہے بڑائی۔ آج مولوی محمدؐ علی صاحب کی نظریں بحسرت دیکھ رہی ہیں۔ کہ میری جماعت میرے احکام کو پرِ پشہ کے برابر نہیں سمجھتی۔ ہم نے خود اہلِ پیغام کے چھوٹوں اور بڑوں سے گفتگو کر کے دیکھا ہے۔ وہ صاف کہہ دیتے ہیں۔ کہ مولوی محمدؐ علی صاحب ہمارے واسطے کوئی حجت نہیں۔ ہمیں ان کی تحریر سے کیا۔ مگر کیا میں مولوی صاحب کو اس وقت کی پوزیشن یاد دلا دوں۔ کہ جب وہ قادیان میں کہا کرتے تھے۔ کہ "میں اُن سے جُوتے مار مار کر چندہ وصول کروں گا۔" کاش مولوی صاحب تنہائی میں غور کریں۔ یقیناً وہ کبھی سوچتے تو ضرور ہوں گے۔ کہ کجا وہ رسوخ اور کجا یہ بے قدری۔ کجا وہ بلندی اور کجا یہ پستی۔ مولوی صاحب سے ہمیں آج بھی ہمدردی ہے۔ جو شخص عالم بالا سے زمین پر گرے۔ اس کے لئے کیسے ہمدردی نہ ہوگی۔ اور یقیناً مولوی صاحب کبھی نہ کبھی خواجہ صاحب کا تصور باندھ کر بستر پر لیٹے ہوئے یہ گنگنایا کرتے ہوں گے۔ ؎

کرتے اگر نہ دوستی اک بادہ خوار سے
ہوتے ظفر جہان میں پھر کیوں خراب ہم

(۱۱)

خاص دوست

"ولا تکلمنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون۔ ...... یہ الہام خاص دوستوں کے لئے ہے۔" (تذکرہ ص۵۵۵)

ہم نے اپنے کانوں سے پیغامیوں کے اکابر کو فخریہ لہجہ میں یہ کہتے ہوئے بارہا سنا۔ کہ ہم مسیح موعود علیہ السلام کے خاص دوستوں سے ہیں۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے بارہا یہی مضمون ان کی تحریرات میں دیکھا۔ مگر کاش یہ خاص دوست اپنے سرٹیفکیٹ پر بھی کبھی غور کریں۔ جو ان کو ملا۔

(۱۲)

یزیدی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قادیان کے متعلق الہام ہوا:۔

"اُخْرِجَ مِنْهُ يَزِيْدِيُّوْن۔ یعنی اس میں یزیدی لوگ پیدا کئے گئے ہیں۔" تذکرہ ص۱۷۹

یہ دو وقت ہوا۔ ایک وقت وہ تھا۔ جبکہ حضور کی بعثت سے قبل مرزا امام دین وغیرہ کا غلبہ تھا۔ خدا نے ان کے وجودوں سے قادیان کو صاف کیا۔ اور دوسرے اس وقت جبکہ بارسوخ آدمی خلافت کے مٹانے پر تلے ہوئے تھے۔ تو ان کے وجود سے خدا تعالےٰ نے قادیان کو صاف کیا۔

پس یہ چند مندرجہ بالا الہامات۔ رویاء اور مکاشفات ان کئی الہامات سے ہیں۔ جن میں اس فتنہ کی خبر صاف صاف پائی جاتی ہے۔ اور ان کا پروگرام اور ان کا انجام تبلایا گیا ہے۔

اے رحیم وکریم اللہ تعالےٰ تو ان کی آنکھیں کھول دے۔ اور ان کو ہدایت کا رستہ دکھا دے تا پیشتر اس کے کہ توبہ کا دروازہ بند ہو۔ یہ تیری رضا کو پا لیں۔ بچھڑے ہوئے دوستو۔ آؤ۔ اگر تم ہمارے دل چیر سکتے ہو۔ تو چیر کر دیکھ لو۔ تا تمہیں یہ یقین آجائے۔ کہ کس قدر درد اور غم ہمارے دلوں میں تمہارے لئے موجود ہے۔ ؎

نوحہ گر ہے کس کے غم میں کس کی ہے یہ سوگوار
روح کی میری شب غم اشک افشانی نہ پوچھ

(باقی دارد)

خیر اندیش۔ خاکسار قاضی محمد بشیر از کوروال روڑس ضلع سیالکوٹ

الملاحظات

(۶)

کیا مُردے سے امید کیجا سکتی ہے کہ وہ کسی چیز کو زندہ رکھ سکے گا؟

گذشتہ سے پیوستہ

؎ آفتابِ صبح نکلا اب بھی سوتے ہیں یہ لوگ
دن سے ہیں بیزار اور راتوں سے کرتے ہیں پیار

خدا تعالےٰ کے نبی نہایت بلند مقصد اور ارادے (مسیح موعودؑ) کو لے کر کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کی اپنی قوم کو آخری وصیت یہی ہوتی ہے۔ کہ اے قوم! دیکھ تیرے ہاتھ میں ہم خدا کی توحید کا عَلَم دیئے جا رہے ہیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تو اسے غیر قوموں کے کہنے چھوڑ دے۔ بالفاظ دیگر ہر نبی یہی کہتا ہے۔ کہ

"خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے۔ اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالےٰ کا مقصد ہے۔ جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے" (الوصیت ص۸ تقطیع خورد)

اور یہی وہ مقدس الفاظ تھے۔ جو اس زمانہ کے مامور ومرسل حضرت احمدؐ قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے نکلے۔ مگر آہ! اس کے برعکس ان کے مخالفین کی کیا خواہشیں ہوتی ہیں۔ کچھ نہ پوچھو۔ اتنے پست خیال۔ کہ جن کا حدوحساب نہیں۔ دیکھ لیجئے۔ اس زمانہ میں ہی خدا کے مامور کے مقابل مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نہایت زور وشور سے اُٹھے۔ اور ان کا خیال تھا۔ کہ میری قوم مجھے مالدار بنا دے گی مگر واقعات بتاتے ہیں۔ کہ ان کے معتقدوں نے ان کی اس دنیوی خواہش پر بھی پانی پھیر دیا لاریب دنیادار انسان کی ہمیشہ یہی خواہش ہوتی ہے۔ کہ اسے کھانے کے لئے مل جائے۔ اور اسکی موت کے بعد اس کے بال بچوں کے گزارے کی کوئی سبیل نکل آئے۔ چنانچہ اسی غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے مولوی صاحب موصوف آج سے دو تین مہینے قبل اپنے اخبار "اہلحدیث" کے ۳۶ ویں سال کے پرچہ میں "آخری التماس" کا عنوان دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"میں دردِ دل سے یہ بات ظاہر کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ مجھے وہ وقت بہت قریب معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں اپنے دوستوں سے جدا ہو جاؤں۔ مجھے یقین نہیں۔ کہ سال ہذا کے خاتمے تک میں یہ خدمت سر انجام دیتا رہوں گا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ جدائی کی خبر سنتے ہی امرتسر پہنچ کر اپنے اخبار کو سنبھال لیں۔ اور اس کو زندہ اور فرخندہ رکھنے کے لئے اپنی کوشش کو جاری رکھیں۔ اور اپنے اپنے حلقے میں اسکی اشاعت بڑھائیں۔ تاکہ یہ اخبار اپنی خدمت پر کمربستہ رہے۔"

(اہلحدیث ۴ نومبر ۳۸ء)

ناظرین! زندہ قوم تو کسی چیز کو زندہ رکھ سکتی ہے۔ مگر جو خود مُردہ ہو رہی ہو۔ یا ہو چکی ہو۔ اس سے یہ امید رکھنا کہ وہ کسی چیز کو زندہ رکھ سکے گی ایک عبث امر ہے۔ جماعت اہلحدیث کی کیا حالت ہے؟ خاکسار ۲۸ جنوری کے پرچہ "فاروق" میں اپنے شہر کے اور جماعت اہلحدیث کے بہت بڑے لیڈر یعنی مولوی محمدؐ ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کے الفاظ میں پیش کر چکا ہے۔ آج پھر اکابرینِ اہلحدیث میں سے ایک یعنی ابو مسعود خاں صاحب قمر بنارسی چندوسی کالج چندوسی۔ یو۔ پی کے الفاظ میں ناظرین کے سامنے رکھتا ہے۔ قمر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ:۔ "یقیناً جماعت اہلحدیث مُردہ ہو رہی ہے۔ اور ان کی تعداد کم ہو رہی ہے۔ اور توحید وسنت کی طرف سے یہ بے پروا ہو رہے ہیں۔ اور عام مسلمانوں کی حالت بھی خراب ہو رہی ہے۔ اور مخالفین اسلام ہر طرف سے اسلام پر حملے کر رہے ہیں۔ ان تمام نقائص کو دور کرنا ہمارا فرض ہے۔" (اہلحدیث ۱۷ فروری ص۱۵ کالم ۳)

پس مولوی صاحب کو یہ امید نہ رکھنی چاہیئے۔ کہ اخبار "اہلحدیث" ان کی وفات کے بعد زندہ رہ سکے گا۔ جبکہ ان کی زندگی میں یہ حال ہے۔ کہ "اخبار اہلحدیث کے ہواخواہ غافل ہیں۔ اخبار موسمی اثر سے کمزور ہو رہا ہے۔" (اہلحدیث ۱۷ فروری ص۱۴)

(۷) ثنائی پارٹی اور اس کے "سردار" سے خطاب

اے دنیوی خواہشات کے طالبو! تم کب تک زر سے پیار کرتے رہو گے۔ سوچو۔ آخر خدائے جبار وقہار کے حضور تم سب نے پیش ہونا ہے۔ کیا وہاں تمہیں یہ مال نجات دلا دیگا؟ نہیں۔ بھولے بھٹکو نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نجات کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے۔ کہ تم اس کے بھیجے ہوئے مامور و مرسل حضرت احمدؑ قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صدق دل سے ایمان لے آؤ۔ جو موسوی مسیح کی طرح مُردے زندہ کرنے کے لئے خدائے رحیم و کریم کی طرف سے اس زمانہ میں مبعوث ہُوا ہے۔ پیارو! خدا کا پیارا مسیحِ محمدیؐ نہ صرف تمہیں زندہ کرے گا۔ بلکہ تمہیں مالا مال بھی کردے گا۔ کیونکہ وہ فرماتا ہے۔ ؎

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

وہ مال جس کے تم طالب ہو۔ خدا کے نزدیک اس مال سے جس سے مسیح محمدیؐ تمہیں مالدار بنانا چاہتا ہے۔ نہایت حقیر مال ہے۔ پس آؤ۔ اس مال سے مالا مال ہو جاؤ۔ جسے خدا تعالےٰ پسند کرتا ہے۔ بھولے بھٹکو! اگر یہی مال جس کے تم طالب ہو۔ خدا کو محبوب ہوتا۔ تو وہ اس مال سے اپنے نبیوں کو سب سے زیادہ مالدار بناتا۔ نہ کہ ان کے اشد معاندین کو۔ پس یہ زمانہ جس میں تم ہو۔ نہایت مبارک زمانہ ہے۔ جس کی قدر کرو۔ دیکھو تمہارے آباو اجداد اس زمانہ کی انتظار کرتے کرتے رحلت کر گئے۔ مگر حیف ہے تم پر کہ باوجود آفتاب نصف النہار پر ہونے کے تم سستی کے لحاف کو اتار کر اس آفتاب روحانی کی روشنی سے منور نہ ہوئے۔ جس کی وجہ سے تمہاری حالت دگرگوں ہو گئی۔ اور تمہارے لیڈر پکار پکار کر آج کہہ رہے ہیں کہ ؎

حال جو تھا کچھ دنوں پہلے تمہارا اب نہیں
تم میں وہ جوشِ ہنگامہ آرا اب نہیں
تم بھی سیلابِ فتن کی رَو میں پڑ گئے بہہ گئے
بہت تھوڑے حاملِ قرآن و سنّت رہ گئے
سنّتیں متروک ہیں قرآن بھی مہجور ہے
تھک گئے تم اور ابھی منزل تمہاری دُور ہے

(تنظیم اہلحدیث روپڑ ۲۰ر جنوری ۳۹ء)

پس آؤ راستی کے طالبو! اور صداقت کے متلاشیو! خدا کے پیارے محبوب محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا غلام مسیح قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام تمہاری نجات کے لئے مبعوث ہو چکا۔ جس پر صدق دل سے ایمان لا کر نجات اخروی کے وارث ٹھہرو۔ تا خدا تعالےٰ تم پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھولے۔ مبارک وہ جو راستی کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔

(۸) خدا کے مقدس مسیحؑ کی جماعت سے خطاب

اے خدا کے مقدس مسیح کی جماعت! تو بھی پہلے سے تیز رفتار ہو۔ دیکھ! زمانہ کی دیگر قومیں دنیوی کاروبار میں کس قدر تیز رفتار نظر آتی ہیں۔ مگر دین کی طرف کسی کو رغبت نہیں۔ تو ہی ایک مقدس جماعت ہے۔ جسے خدائے قدوس نے اپنی توحید کے پھیلانے کے لئے اس پُرظلمت زمانہ میں منتخب کیا۔ پس تو اپنے فرضِ اولین کو پیشِ نظر رکھ کر اُٹھ! کہ زمین و آسمان کے مالک کی نصرتیں تیرے ساتھ ہیں۔ خدا تعالےٰ تیرے ہی قدم میں برکت ڈالے گا۔

ہائے یہ کیسا ظلم عظیم ہے۔ جو روا رکھا جا رہا ہے۔ دنیا اس مقدس آواز کو جسے دین و دنیا کے شہنشاہ محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آج سے چودہ صدیاں قبل ام القریٰ مکہ کی پیاری بستی سے خدا کے حکم سے بلند کیا۔ دبانا چاہتی ہے۔ اے ابلیس! تُو اور تیری غلامی اختیار کئے ہوئے لوگ یقیناً اپنی خواہشات اور ارادوں میں ناکامی و نامرادی کا منہ دیکھیں گے۔ اور خدا تعالےٰ اپنے مقدس مسیحؑ کی پاک جماعت کے ہاتھوں کشتیٔ اسلام کو ساحل کامیابی پر لے آئے گا۔ ؎

احمدیؐ ہمت کا تیری منتظر ہے فضلِ رب
دیکھ رحمت کی گھٹا تجھ پر امڈ آنے کو ہے
سعی تیری ہی دکھائے گی عروج اسلام کا
تیرے ہاتھوں پرچم اسلام لہرانے کو ہے

پس آؤ ہم سب مل کر

اسلامی سپہ سالار حضرتِ محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامیابی و کامرانی کے لئے خدا کے حضور دعاؤں میں لگ جائیں۔ تا خدا تعالےٰ جلد وہ دن لائے۔ جس کی خبر قبل از وقت اس نے اپنے مسیحؑ کو دی۔ کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔" اور ایک ہی مذہب ہوگا یعنی اسلام اور ایک ہی پیشوا یعنی پاکوں کا سردار رسولوں کا فخر حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

پیارو! بلند آواز سے بولو! حضرت محمود زندہ باد

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

(خواجہ خورشید احمدؐ مجاہد سیالکوٹی)

پھر درخواست ہے

کہ احباب اپنے اپنے شہروں قصبوں کی پبلک لائبریریوں کے صحیح پتے لکھ کر جلد ارسال کریں۔ تاکہ ان لائبریریوں کے نام اخبار فاروق مفت جاری کیا جائے۔ یہ نہایت ضروری درخواست ہے اس پر توجہ کی جائے۔ (مینیجر)

پیغامی مشن

نبوّت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

(از ڈاکٹر مفتی محمدؐ صادق صاحب بالقابہٗ)

لاہور کے اخبار پیغام صلح کے جوبلی نمبر میں اس امر پر بار بار بڑا زور دیا گیا ہے۔ کہ لاہوری جماعت تمام مسلمانوں کو مسلمان مانتی اور یقین کرتی ہے۔ مگر قادیانی جماعت سوائے احمدیوں کے باقی سب مسلمانوں کو کافر قرار دیتی ہے۔ اور چونکہ مرزا صاحب نبی نہ تھے۔ اس واسطے ان کے مسیح اور مہدی ہونے کے انکار سے اور انہیں کاذب قرار دینے سے کوئی شخص دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا۔ عامۃ المسلمین کے خوش کرنے کے واسطے اور جماعت احمدیہ مرکز قادیان سے انہیں نفرت دلانے کے واسطے یہ ذریعہ اختیار کیا جاتا ہے۔ لیکن دیکھنا چاہیئے! کہ گذشتہ پچیس ۲۵ سال کا تجربہ کیا ظاہر کرتا ہے۔ کہ لاہوری اصحاب کے اس پراپیگنڈا نے لاہوری جماعت کو کس قدر ترقی دی۔ اور قادیان کے مرکز کو اس سے کیا نقصان پہنچا۔ ظاہر ہے۔ کہ جماعت قادیان دن بدن مخلصین کی جماعت کی تعداد میں ایک نمایاں ترقی کر رہی ہے۔ گذشتہ سالانہ جلسہ میں مہمانوں کی تعداد بتیس ہزار تک پہنچ گئی تھی۔ مسجد اقصیٰ باوجود تنگی سے زیادہ وسیع کرنے کے پھر بھی سب لوگ اس میں سما نہیں سکتے۔ اور جمعہ کے دن بعض لوگوں کو مجبورًا ملحقہ کوچوں میں کپڑے بچھا کر نماز پڑھنی پڑتی ہے۔ دنیا کے ہر ملک میں مرکز احمدیت کے ماتحت مبلغ اور مشنری اپنا کام کر رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ایک اشارے پر صدہا فاضل علماء اور اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں نے اپنی زندگیاں خدمت سلسلہ کے واسطے وقف کر دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ نصرت اور تائید جو اس امام اور اسکی جماعت کے شامل حال ہے۔ کیا یہ اس امر کا ثبوت نہیں۔ اور ایک بیّن دلیل نہیں۔ کہ یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ اور اس کا امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق منشاء الٰہی کے ماتحت خلیفہ برحق ہے۔ میں مانتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے بعض جگہ ابتدائی تحریروں میں لکھا ہے۔ کہ میں نبی نہیں ہوں۔ اور بعض جگہ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ میں نبی ہوں۔ لیکن حضور نے خود ہی بالآخر ان دو باتوں میں مطابقت اس طرح کر دی ہے۔ کہ جہاں میں نے اپنی نبوت سے انکار کیا وہاں مراد ایسے نبی سے ہے۔ جو صاحب کتاب و شریعت و بانیٔ مذہب نَو ہے۔ (اور اس امر کو اخبار پیغام صلح میں تسلیم کر لیا گیا ہے) اور جہاں میں نے اپنی نبوت کا اقرار کیا ہے وہاں میری مراد ایسا نبی ہے۔ جو نہ نئی شریعت لائے۔ نہ نیا دین بنائے۔ بلکہ شریعت اسلام کا خادم اور حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تابعدار ہو۔ اسی جوبلی نمبر میں ایک صاحب اپنے مضمون میں جو صفحہ ۴۲ پر درج ہے۔ فرماتے ہیں۔ "خلافت تو نبوّت کی ہوتی ہے۔ نبوت جو نیا دین لاتی ہے۔ اسے خلافت کے ذریعہ متمکن کیا جاتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود نبی نہ تھے۔ وہ کوئی نیا دین نہ لائے تھے۔" ڈاکٹر صاحب کے یہ فقرات خود اس امر کو ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے جس قسم کا نبی ہونے سے انکار کیا۔ وہ ایسا نبی ہے۔ جو نیا دین لائے۔ نہ کہ ایسا نبی جو نیا دین نہ لائے۔ اب رہا یہ امر کہ آیا ایسے نبی بھی ہوتے ہیں یا نہیں۔ جو نیا دین نہ لائیں۔ بلکہ پہلے انبیاء کے دین اور شریعت پر چلنے والے ہوں۔ اور اسکی اتباع کرنے والے ہوں۔ تاریخ زمانہ اس امر کی شاہد ہے۔ کہ بہت سے ایسے انبیا ہوئے۔ جو کوئی دین نہ لائے۔ خود پہلے مسیح جن کے مثیل ہمارے حضرت مسیح موعود ہیں۔ کوئی نیا دین نہ لائے تھے۔ بلکہ شریعت موسوی کے تابعدار تھے۔ وہ خود فرماتے ہیں۔ کہ میں موسیٰ کی شریعت کو منسوخ کرنے کے لئے نہیں آیا۔ بلکہ اس کو پورا کرنے کے واسطے آیا ہوں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ شریعت موسیٰ کے فقیہہ جو کچھ فتوے دیتے ہیں۔ ان پر عمل کرو۔ لیکن ان کے اپنے اعمال کی پیروی نہ کرو۔ کیونکہ وہ بدعمل تھے۔ بعینہٖ یہی حال اس زمانہ کے علماء کا ہے۔ کہ ان کے وعظ جو شریعت اسلام کے مطابق ہوں۔ وہ قابل عملدرآمد ہیں۔ لیکن ان کے اعمال اس کے مطابق نہیں۔ انجیل کوئی شریعت کی کتاب نہیں۔ وقتی ضرورت کے مطابق اس میں چند اخلاقی باتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور سوانح حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حضرت ہارون نبی تھے۔ موسیٰ اور اسکی شریعت کے تابع تھے۔ نہ ان کی کوئی کتاب تھی۔ نہ کوئی نیا دین تھا۔ ایسا ہی بہت سے انبیاء کا ذکر پہلی کتب میں موجود ہے۔ فاسئلوا اھل الکتاب۔

تعجب ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی جن تحریروں میں اور جن الہامات میں صاف الفاظ میں لکھا ہے۔ کہ وہ اللہ کے نبی اور رسول ہیں۔ اور یہ تحریریں آپ کی آخری تحریروں سے ہیں۔ ان کا حوالہ اخبار پیغام صلح میں نہیں دیا جاتا۔ اور نہ اس مطابقت کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعودؑ نے خود دی۔ اور بار بار یہی کہتے چلے جاتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نبی نہ تھے۔ اور ان کے انکار سے کسی کے اسلام میں کچھ فرق نہیں آتا۔ ایسی خوشامدوں سے ممکن ہے کہ کچھ تھوڑے سے پیسے دشمنانِ احمدیت سے پیغام صلح والوں کو مل جاتے ہوں۔ لیکن ایسا پیسہ کس کام کا؟ رزق وہی طیب ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے حاصل ہوتا ہے۔ پیسوں کی خاطر حقیقت اور صداقت کو چھپانا اچھا نہیں۔ جس کو اللہ نے نبی کہا۔ اللہ کے رسول نے نبی کہا۔ خود مولوی محمدؐ علی صاحب رسالہ ریویو میں اسے نبی کہتے رہے۔ اب حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ بغض و عناد کے سبب اس کی نبوت کا انکار کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ غیر احمدیوں میں بھی جو سمجھدار لوگ ہیں۔ وہ پہچان جاتے ہیں۔ کہ پیغام صلح کا یہ رویہ حق پر مبنی نہیں۔ اور کوئی شخص اس امر سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے صراحتاً اپنی کتابوں میں اپنے آپ کو نبی لکھا ہے۔ اور اس دعویٰ کی بناء اللہ تعالیٰ کی وحی پر قائم کی ہے۔ جس صورت میں کہ غیر احمدی علماء کا یہ متفقہ مسئلہ ہے۔ کہ آنے والے مسیح کے منکر کافر ہوں گے۔ ان کو یہ کہنا کہ ہمارے مسیح کا منکر کافر نہیں۔ گویا ان کے سامنے یہ اقرار کرنا ہے۔ کہ یہ وہ مسیح نہیں۔ جس کے آنے کا تم کو انتظار ہے۔ اور غیر احمدیوں پر اس کا بھی اثر ہوتا ہے۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ پھر اس کے ماننے کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ ہم بہر حال مسلمان ہیں۔ اور یہی ہمارے لئے کافی ہے۔ اس طرح پیغام صلح والے حضرت مسیح موعودؑ کو غیر ضروری قرار دے کر مسلمانوں کو احمدیت میں داخل ہونے سے روک رہے ہیں۔

(مفتی) محمدؐ صادق امرتسر ۲۸ فروری سنہ ۱۹۳۹ء

تحریکِ جدید

بیرونِ ہند کی جماعتوں اور افراد کیلئے تحریکِ جدید کی قربانیوں میں شمولیت کی میعاد ۳۱ اپریل سنہ ۳۹ء ہے

اس موقعہ کو غنیمت سمجھو۔ پھر خدا جانے کب موقعہ آئے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار والی الٰہی فوج میں شمولیت اختیار کرنے کے لئے ہندوستان کی اکثر جماعتوں اور افراد نے جس اخلاص اور محبت اسلام کا ثبوت اپنے مقدس امام کے حضور پیش کیا ہے۔ اور جس خوشی اور انشراح صدر سے اپنے مالوں کو اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے قربان کرنے کا عہد باندھا اس کا پتہ ان مخلصانہ خطوط سے ہوتا ہے۔ جو وعدوں کے ساتھ احباب کرام نے لکھے۔ یہ پانچ سالہ تمام ریکارڈ دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے خاص ارشاد و ہدایت کے ماتحت محفوظ ہے۔ خاکسار نے ایک ایک خط کو بغور پڑھا ہے۔ خاکسار بلا مبالغہ یہ عرض کرتا ہے۔ کہ روزانہ پڑھتے وقت خاکسار کے احباب کرام کے اخلاص اور اس محبت کو دیکھ کر جو مخلصین کو اپنے امام سے ہے۔ بے اختیار وفور محبت سے آنسو بہ پڑتے رہے ہیں۔ اور بے اختیار خاکسار کی زبان سے جماعت کا اخلاص دیکھ کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے درود اور سلام نکلا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی عَبْدِكَ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"انسانی عادت اور اسلامی فطرت میں داخل ہے۔ کہ مومن کسی ذوق کے وقت اور کسی مشاہدہ کرشمۂ قدرت کے وقت درود بھیجتا ہے۔ "یُصَلُّوْنَ عَلَیْكَ" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنہ ۱۸۸۲ء) میں یہ اشارہ ہے۔ کہ وہ لوگ جو ہر دم پاس رہیں گے۔ وہ کئی قسم کے نشان دیکھیں گے۔ پس ان نشانوں کی تاثیر سے بسا اوقات ان کے آنسو جاری ہو جائیں گے۔ اور شدت ذوق اور رقت سے بے اختیار درود ان کے منہ سے نکلے گا۔ چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آ رہا ہے۔ اور یہ پیشگوئی بار بار ظہور میں آ رہی ہے"۔ (تذکرہ صـ ۵۱-۵۲)

ایسے مخلصین کے لئے بے اختیار دل سے دعا نکلتی ہے۔ الٰہی! تو جماعت کے اس اخلاص کو اپنے فضل سے قبول فرما۔ اور ان کے لئے اپنے فضلوں کے دروازے کھول۔ ان کی جانوں۔ مالوں اور اولادوں میں برکت ڈال۔ آمین

لاکھوں لاکھ ہزاروں ہزار درود اور سلام ہوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خاندان پر کہ جن کے طفیل اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کو قربانیوں کا یہ مبارک اور بابرکت موقعہ عطا فرمایا۔ مبارک ہیں وہ جو اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک شخص کا صدق اسکی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو۔ کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئیگا"۔

پس کامیاب ہو جائیں گے وہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کے دین کی اشاعت کے لئے اپنے عزیز مالوں کو بے دریغ خرچ کریں گے۔

غرض یہ کہ خاکسار کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی۔ کہ مخلصین کے اخلاص بھرے خطوط کو اخبار میں شائع کیا جائے۔ مگر یہ خواہش اخبار کے صفحات میں گنجائش نہ پاکر دل کی دل ہی میں رہ جاتی۔ اور خاکسار خاموشی کا تلخ گھونٹ پی کر رہ جاتا۔ مگر سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جب جلسہ سالانہ سنہ ۳۸ء کے موقعہ پر تحریک جدید کے متعلق یہ ارشاد فرمایا۔

"اس سے تبلیغ کے اخراجات کے لئے مستقل انتظام کیا جائے گا۔ اور یہ صدقہ جاریہ کے طور پر ہوگا۔ اس چندہ میں حصہ لینے والوں کے لئے میرا ارادہ ہے۔ کہ ان کو دو گروہوں میں تقسیم کر کے ان کی فہرستیں بنائی جائیں۔ ایک وہ جنہوں نے قاعدہ کے مطابق چندہ دیا۔ دوسرے وہ جنہوں نے دس سال تک ہر سال پہلے سال سے بڑھ کر چندہ دیا۔

چونکہ تحریک جدید میں چندہ دینے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزار والی پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہیں۔ اسلئے ان کی قربانی کو یاد رکھنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا جائے گا۔

(۱) ان فہرستوں کو ایک جگہ جمع کر کے اور ساتھ تحریک جدید کی مختصر سی تاریخ لکھ کر چھاپ دیا جائے گا۔ اور دفتر تحریک جدید تمام احمدیہ لائبریریوں میں اس کتاب کو مفت بھیجے گا۔

(۲) جب دس سال ختم ہو جائیں گے۔ تو اس فنڈ کی آمد سے ایک معمولی حصہ چندہ دینے والوں کی طرف سے صدقہ کے طور پر سالانہ غرباء پر خرچ کیا جائے گا۔

(۳) مرکز میں ایک اہم لائبریری قائم کی جائے گی۔ اور اس کے ہال میں ان تمام لوگوں کے نام لکھ دیئے جائیں گے۔

(۴) دس سال تک ہر سال زیادہ چندہ دینے والوں کے ایک اور تجویز بھی ہے۔ جسے اپنے وقت پر ظاہر کیا جائے گا"۔

سیدنا امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے یہ ارشادات سنکر خاکسار کے دل میں خواہش پیدا ہوئی۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور یہ درخواست کرے۔ کہ حضور اس کتاب میں ایک باب ایسا بھی رکھا جانا منظور فرماویں۔ جس میں مخلصین کے خطوط کا خلاصہ دیا جا سکے۔ کیونکہ یہ بھی ایک اہم اور تاریخی بات ہے۔ اور مخلصین کے لئے ایک ہمیشہ یاد رہنے والی یادگار۔ مگر خاکسار کثرت کار کے باعث اس امر کو حضور کے ابھی پیش نہیں کر سکا۔ دل میں ارادہ رکھتا تھا۔ کہ کسی وقت پیش کروں۔ میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ جب خاکسار نے ایک مخلص کے خط پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم مبارک کا لکھا ہوا مبارک ارشاد دیکھا۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"موعود کتاب میں شائع کرنے کے قابل ہے۔ آئندہ خاص قربانیوں والے خطوط الگ محفوظ رکھا کریں۔ اور گذشتہ خطوں میں سے بھی انتخاب کرتے جاویں"۔

احباب کرام کے ایسے مخلصانہ خطوط جنہوں نے تحریک جدید کی قربانیوں میں شاندار حصہ لیا ہے۔ اور اپنے عزیز مالوں کو بے دریغ اپنے مقدس امام کے اشارہ پر راہ خدا میں خرچ کیا ہے۔ تا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچ جائے۔ اور اللہ تعالےٰ کے دین کا جھنڈا دنیا میں گڑ جائے۔ ایسے گذشتہ پانچ سالہ اور آنے والے پانچ سالہ خطوط کا خلاصہ اس کتاب میں دیا جائے گا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزار سپاہیوں والی الٰہی فوج کے نام شائع ہوں گے۔ اور یہی نام لائبریری کے ہال پر لکھے جائیں گے۔

ذیل میں ایک ایسے خط کا خلاصہ اس غرض سے دیا جارہا ہے۔ کہ بلاشک ہندوستان کے لئے تو اب تحریک جدید کی قربانیوں میں شمولیت کا وقت ختم ہوچکا ہے۔ اب کوئی فرد اس میں شامل نہیں ہوسکتا۔ سوائے طالب علموں کے یا ان لوگوں کے جو اس وقت بے کار ہوں۔ اور پھر برسر کار ہو جائیں۔ یا وہ لوگ جن کو اس تحریک کا کسی نہ کسی وجہ سے علم ہی نہیں ہوا۔ پس ایسے احباب کے سوائے اور کوئی شامل نہیں ہوسکتا۔ مگر بنگال، مدراس۔ اور بیرون ہند کی جماعتوں اور افراد کے لئے تحریک جدید کی قربانیوں کے لئے یہ میعاد ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء ہے۔ ان جماعتوں کے افراد کو چاہیئے۔ کہ وہ ہندوستان کے احباب سے زیادہ قربانی کا نمونہ اپنے امام کے حضور اس لئے پیش کریں۔ کہ ان کی مالی حالت ہندوستان کے احباب سے بہر حال بہتر ہے۔ پس ان کو اپنی بڑائی کے قیام کے لئے بڑی قربانیاں دکھلانی چاہئیں۔ چنانچہ خط کا خلاصہ یہ ہے:۔

میاں غلام محمدؐ صاحب ثالث لاہور سے لکھتے ہیں:۔

"پیارے آقا! خاکسار کے تایا صاحب بوجہ مالی مشکلات تحریک جدید میں بالکل شامل نہیں ہوسکے۔ کیونکہ ان کے ذرائع آمد بالکل محدود یعنی صرف گیارہ روپیہ ماہوار۔ ان کے اخلاص اور دلی شدید خواہش کو دیکھ کر اللہ تعالےٰ نے ان پر رحم فرمایا۔ یکم فروری تک ایک جگہ سے ان کو کچھ رقم آنے والی ہے۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ اپنا گذارہ تو جس طرح ہوتا ہے۔ ہوتا ہی رہیگا یہ سب رقم تحریک جدید میں تحریک جدید کے دس سالہ دور کی یکمشت ادا کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزار سپاہیوں والی فوج میں تو شامل ہولیں۔ اور ان کی یہ بھی خواہش ہے۔ کہ ان کی اہلیہ صاحبہ جو آج کل بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ ان کا بھی دس سال کا چندہ ادا کردیں۔ مرحومہ ایک بڑی مخلص خاتون تھیں۔ جماعت احمدیہ لاہور کی احمدیہ مستورات میں انہوں نے زندگی کی روح پیدا کردی تھی۔ لجنہ اماء اللہ لاہور کی آپ پریذیڈنٹ تھیں۔ بڑی محنت اور جانفشانی سے سلسلہ کی خدمات بجالاتی تھیں۔ اگر وہ تحریک جدید کے وقت زندہ ہوتیں۔ تو وہ گھر کے برتن بھی فروخت کرکے تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ کیونکہ ان کا اخلاص اسی کا متقاضی تھا۔ اور ان کو تبلیغ احمدیت کا خاص جوش تھا۔ باوجود مالی مشکلات کے سلسلہ کا لٹریچر دور دراز ممالک میں بھیجتی رہتی تھیں۔ پس خاکسار کے تایا صاحب میر کریم بخش صاحب پھلوان اپنی اور اپنی مرحومہ اہلیہ صاحبہ کی طرف سے دس سال کا چندہ تحریک جدید ایک سو چودہ روپیہ جو ان کو فروری میں آنے والا ہے۔ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ حضور اسکی منظوری فرماویں۔

(حضور نے اسکی منظوری عطا فرمادی)

اسی خط میں صاحب موصوف اپنے متعلق لکھتے ہیں۔

جس وقت حضور نے شروع میں تحریک جدید کا اعلان فرمایا۔ اس وقت خاکسار بے کار تھا۔ حضور نے جن خطبات میں بے کار نوجوانوں کو نصائح فرمائیں۔ ان کو پڑھ کر یہ دل سے عہد کر لیا تھا۔ خواہ مجھے ٹوکری اٹھانی پڑے۔ خواہ گندگی اٹھانی پڑے۔ خواہ کیسا ہی حقیر ترین کام کرنا پڑے۔ کروں گا۔ اور میں بے کار نہیں رہوں گا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے خاکسار اس عہد پر قائم رہا۔ اور اب تک قائم ہے۔ اس وقت بھی ایک نہایت معمولی سی ملازمت ہے۔ ۱۹۳۴ء میں بے کار تھا۔ اس کے بعد سال دوم دس روپیہ سال سوم پندرہ۔ سال چہارم سترہ اور سال پنجم میں بیس کا وعدہ کیا۔ خاکسار کی ماہوار آمد اس وقت نہایت قلیل یعنی صرف پندرہ روپیہ ماہوار ہے۔ اتنی قلیل آمد پر ۱۰-۱۵-۱۷-۲۰ کی رقم دینا ایمانی طاقت کا پتہ دے رہا ہے۔

جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالےٰ آپ کے اخلاص کو قبول فرمائے۔

پس اب بنگال۔ مدراس اور بیرون ہند کی جماعتوں کو دل کھول کر تحریک جدید کی قربانیوں میں حصہ لیتے ہوئے اپنا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الٰہی فوج میں شمولیت کا فخر حاصل کرنا چاہیئے۔ اور ایسی شاندار قربانی کا نمونہ اپنے امام کے حضور پیش کرنا چاہیئے۔ جو ان کی مومنانہ شان کے شایاں ہے۔ ان دوستوں کو تحریک جدید کی قربانیوں میں شامل ہونا چاہیئے۔ جنہوں نے گذشتہ کسی سال میں حصہ نہیں لیا ہے۔ کیونکہ اس سال میں شمولیت کی ان کو بھی اجازت ہے۔ اور ان احباب کو جنہوں نے حصہ تو لیا ہے۔ مگر تحریک جدید کے اصول کے مطابق گذشتہ کسی سال میں کمی کی ہے۔ وہ اپنی اس کمی کا ازالہ کرلیں۔ تا ایسے احباب بھی السابقون الاولون میں شامل ہوجائیں۔ اللہ تعالےٰ سب کو توفیق عطا فرماوے۔ آمین

"تحریک جدید سال پنجم کے وعدے ابتدائی وقت میں ادا کرکے سابقون الاولون میں شامل ہونے کا نایاب موقعہ

سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور تحریک جدید سال پنجم میں مالی قربانی کا عہد کرنے والے احباب کرام یہ نوٹ فرماویں کہ انہوں نے تحریک جدید میں جو حصہ اپنی خوشی اور اپنی آزاد مرضی سے لیا ہے۔ ان کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے سال پنجم کے وعدوں کو جہاں تک ممکن ہو جلد سے جلد اسیئے ادا کردیں۔ کہ اس سے جہاں دین کو زیادہ فائدہ پہنچے گا۔ وہاں ایسے احباب بھی "سابقون الاولون" کا ثواب حاصل کرلیں۔ اور وہ لوگ جن کا یہ وعدہ ہے۔ کہ جنوری یا فروری یا مارچ سے قسط ادا کرنا شروع کریں گے۔ مگر گذشتہ مہینوں میں قسط نہیں ادا کرسکے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ مارچ کی قسط کے ساتھ اپنی گذشتہ قسطیں بھی ادا کردیں۔ تا سابقہ قسطیں نہ ادا کرنے کی وجہ سے سال کے آخر میں ان کو زیادہ بار نہ پڑے۔ جب انسان پر زیادہ بار پڑتا ہے۔ تو وہ ایسی قربانی سے ملول خاطر ہوتا ہے۔ مگر چونکہ تحریک جدید کا چندہ خوشی اور اپنی مرضی کا چندہ ہے۔ اور اپنے امام کے حضور وعدہ کیا ہوا چندہ ہے۔ اس لئے احباب کے لئے ابھی سے ضروری ہے۔ کہ وہ ساتھ کے ساتھ اپنی قسطیں ادا کرتے جاویں۔

ایسے احباب جنہوں نے یہ لکھا ہے۔ کہ وہ آئندہ کسی ماہ میں ادا کریں گے۔ ان سے صرف یہ کہنے کی ضرورت ہے۔ کہ اگر وہ اپنا عہد اپنے مقررہ وقت سے پہلے پورا کرلیں۔ تو ان کو بھی "سابقون الاولون" میں شمولیت کا فخر حاصل ہوگا۔ اس کے علاوہ چونکہ وہ اپنے مقررہ وقت سے پہلے ادا کرینگے اس لئے ظاہر ہے۔ کہ یہ امر سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی رضا اور خوشنودی کا بھی باعث ہے۔

ایسے دوست اگر یہ سمجھتے ہیں۔ کہ شاید مقررہ وقت پر ادا کرنے میں بعض مشکلات کا بظاہر سامنا نظر آتا ہو۔ تو ان کو چاہیئے۔ کہ ابھی سے اپنا وعدہ قسط وار ادا کرنا شروع کردیں۔ تا ادائیگی میں دقت نہ ہو۔

وہ احباب جنہوں نے آخری مہینہ یعنی ماہ نومبر ۱۹۳۹ء میں ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ان سے یہ کہنے کی ضرورت ہے۔ کہ وہ ابھی سے اپنا ماحول ایسا پیدا کریں۔ کہ آخری مہینہ نومبر آنے سے پہلے وہ اپنا وعدہ پورا کرسکیں۔ تا وہ بھی زیادہ ثواب میں شریک ہوجائیں۔

جماعتوں کے سکرٹری مال تحریک جدید اور براہِ راست چندہ ارسال کرنے والے احباب بھی یہ نوٹ کرلیں۔ کہ تحریک جدید کے چندہ کی جو رقم بھی ارسال کریں۔ کوپن پر جہاں چندہ دینے والوں کی اسم وار تفصیل درج ہو۔ وہاں یہ بھی تشریح کیا کریں۔ کہ یہ کس سال کا چندہ ہے۔ کیونکہ دفتر کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی ضروری ہدایت یہ بھی ہے۔ کہ ہر ایک سال کا چندہ ہر ایک سال کے رجسٹر میں الگ الگ اندراج کیا جائے۔ تا معلوم ہوسکے۔ کہ کس کس نے ہر سال کا چندہ ادا کردیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار والی سپاہیوں کی فوج میں کس کس کا نام آسکتا ہے۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ اس فوج میں وہی احباب شمولیت کا فخر حاصل کریں گے۔ جو مطابق اصول و قانون متواتر چندہ دیتے چلے جاویں گے۔ پس اس وجہ سے ضروری ہے۔ کہ ہر ایک جماعت کا سکرٹری مال تحریک جدید اور براہِ راست رقم ارسال کرنے والے احباب اپنی ہر ایک رقم کے ساتھ اسم وار تفصیل دیں۔ اور یہ بتائیں۔ کہ یہ چندہ کس کس سال کا ہے۔

آپ سیدنا امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس ارشاد کو یاد رکھیں:-

"یاد رکھو۔ یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں یہ خیال مت کرو۔ کہ اگر آج نہیں۔ تو کل ثواب کا موقعہ مل سکے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی ہے۔ کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا۔ جب توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ یہ مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے متعلق ہی ہے۔ پس ڈرو۔ اس دن سے کہ جب تم کہو۔ کہ ہم جان و مال دینا چاہتے ہیں۔ مگر جواب ملے۔ کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا۔"

پس تحریک جدید میں وعدے کرنے والے احباب کو چاہیئے۔ تحریک جدید سال پنجم اور گذشتہ سالوں کے وعدے جلد سے جلد ادا کریں۔ میں یہ نوٹ لکھ رہا تھا۔ کہ ایک دوست جنہوں نے سالِ سوم و سالِ چہارم کا چندہ وعدہ ہی نہیں کیا تھا۔ مگر اب سال پنجم کے ساتھ حضور کے وعدہ کیا۔ وہ آئے اور کہنے لگے۔ کہ میں سال سوم کا چندہ تو اب چند دن ہوئے ادا کر چکا تھا۔ آج اللہ تعالےٰ نے ایک رقم بھیج دی۔ میں نے کہا۔ کہ اور کام تو بہر حال ذاتی تعلق رکھنے والے ہیں۔ یہ ہوتے ہی رہیں گے۔ پہلے اپنی عاقبت کے درست کرنے کا کام کرنا چاہیئے۔ اور وہ عہد پورا کرنا چاہیئے۔ جو اپنے امام کے حضور کیا ہے۔ اس لئے میں نے سال چہارم بھی ادا کر دیا ہے۔ اب سال پنجم میرے ذمہ ہے۔ اگرچہ میرا وعدہ دورانِ سال کا تھا۔ مگر میں نے اس خیال سے کہ جس قدر رقم پہلے ادا ہو جائے۔ اتنا ہی زیادہ اچھا اور زیادہ دین کو فائدہ پہنچ سکتا ہے اور زیادہ ثواب کا موجب ہے۔ اسلیئے میں نے رقم داخل کر دی ہے۔ اب سال پنجم کے لئے جس وقت میرے ہاتھ میں اللہ تعالےٰ نے روپیہ دیا۔ اس وقت ادا کروں گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ!

پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ تحریک جدید کے وعدے جلد سے جلد سو فی صدی پورے کرنے کا فکر کریں۔ اللہ تعالےٰ اُنکو توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

خاکسار برکت علی خاں فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔

مولوی محمد فضل صاحب کی وفات

اخبار اہلحدیث امرتسر سے یہ خبر معلوم ہوئی ہے۔ کہ مولوی محمد فضل صاحب چنگا بنگیال والے مدعی ماموریت فوت ہو گئے۔ افسوس!

وصیتیں

۵۳۲۳ء - منکہ کلثوم بیوہ منشی شیخ حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم قوم شیخ قانونگو عمر ستر سال تاریخ بیعت ابتداء ۱۸۸۹ء ساکن موضع حاجی پورہ ڈاکخانہ پھگواڑہ ضلع جالندھر ریاست کپورتھلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2/39-2 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری جائیداد منقولہ کچھ نہیں۔ اور غیر منقولہ جائیداد از قسم زرعی زمین واقعہ موضع حاجی پورہ سب کی سب رہن ہے۔ مجھے اس سے کوئی آمدنی نہیں۔ اور نہ ہی اس پر میرا قبضہ ہے۔ اگر وہ میری زندگی میں فک ہو جائے۔ اور میں اس پر قابض ہو گئی۔ تو میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں جو میری وفات پر اگر میں اپنی زندگی میں حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نہ کر سکی۔ تو میرے ورثاء اسکو ادا کرنے کے ذمہ وار ہوں گے۔ جو سب مبائع احمدی ہیں۔ میری اس وقت پانچ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں اس کا 1/10 حصہ ماہوار چندہ حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ میری وفات پر جسقدر میری جائیداد ہو۔ اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میرا جو مہر تھا۔ وہ میں نے اپنے خاوند منشی شیخ حبیب الرحمٰن صاحب کو معاف کر دیا تھا۔

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا کلثوم موصیہ حال معرفت منشی کظیم الرحمٰن صاحب قادیان گواہ شد:۔ کظیم الرحمٰن احمدی بقلم خود کارکن نظارت بیت المال۔ گواہ شد ملک صلاح الدین بقلم خود پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ

۵۳۲۱ء - منکہ الٰہی بخش ولد حاجی نبی بخش صاحب قوم شیخ قریشی عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت آغاز دعویٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ساکن امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2/39-14 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ یا اس رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

ایک مکان بعمارت پختہ دو منزلہ کوچہ وکیلاں جس کے ساتھ ایک دکان بازار کی طرف اور متصل کوچہ وکیلاں کرموں ڈیوڑھی ایک دکان بعمارت پختہ علاوہ ازیں تین دکانات معہ چوبارہ ہائے بعمارت پختہ تخمیناً ۶۴ ہزار روپیہ ہے۔ جس میں میرا 1/4 حصہ سولہ ہزار روپیہ ہے۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ اس کا حصہ وصیت اپنی زندگی میں ادا کر دوں۔ اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے ادا نہ کر سکوں تو حصہ وصیت مندرجہ بالا جائیداد سے وصول کر لیا جاوے۔

العبد:۔ الٰہی بخش بقلم خود۔ گواہ شد نور الدین احمدی تاجر۔ گواہ شد شیر محمد تاجر قادیان۔

۵۲۴۷ء - منکہ چودھری فضل احمد ولد نیاز خاں قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت محکمہ ٹیلیگراف عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۳ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10/38-29 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ میرا گذارہ میری ماہوار ملازمت کی تنخواہ پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ تیس روپے ہے۔ میں اس تنخواہ میں سے 1/10 حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور میری تنخواہ میں جسقدر اضافہ ہوتا رہے گا۔ اس کے 1/10 حصہ کی ادائیگی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کرتا رہوں گا۔ لہذا یہ وصیت نامہ بحق صدر انجمن احمدیہ میں نے لکھ دیا ہے۔ میری وفات سے پہلے جس قدر میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کا 1/10 حصہ اپنی زندگی میں ادا کر کے رسید حاصل کر لوں۔ اگر میں اپنی وفات سے قبل جس قدر میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کا 1/10 حصہ کسی وجہ سے ادا نہ کر سکوں۔ تو صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہو گا۔ کہ وہ میری جائیداد میں سے 1/10 حصہ وصول کر لے۔

نوٹ:۔ میرا اصل وطن موضع چھتر تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی ہے۔

العبد:۔ چودھری فضل احمد لائن مین محکمہ ٹیلیگراف ہیڈ رسول ضلع گجرات۔

گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن شاکر محرر ریویو انگریزی گواہ شد:۔ عطاء الرحمٰن اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ

۵۳۳۸ء - منکہ اللہ دتہ ولد میاں کرم الٰہی قوم گنائی پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن جھیور انوالی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2/39-4 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

(۱) ایک مکان رہائشی پختہ موضع جھیورانوالی ضلع گجرات جسکی موجودہ قیمت 450/- روپے ہے۔ میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

(۲) میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت 16/- کے ۲۲ روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے بھی 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور تا دمِ زلیست اس آمد یا اس کے علاوہ کوئی بعد آمد اگر ہوئی۔ تو اس کے بھی 1/10 حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات کے وقت اگر میرا کوئی ترکہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد:۔ اللہ دتہ گنائی پوسٹ بکس ۹ کلنڈی ہار پر کینیا برٹش ایسٹ افریقہ۔ گواہ شد محمد عالم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ممباسہ مشرقی افریقہ۔ گواہ شد:۔ مرزا عبد الغنی سکرٹری ممباسہ۔ گواہ شد مختار احمد ایاز ممباسہ

ارشاد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ

"دوستوں کو اخبار فاروق کی خریداری کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ یہ اخبار جماعت میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں پھیل جائے۔" (از تقریر جلسہ سالانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چیدہ خبریں

—— لنڈن ۳ مارچ - آج ہوس آف لارڈز میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر ہند نے اعلان کیا - کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں عنقریب کچھ تبدیلیاں کی جائیں گی - مگر وہ نقائص رفع کرنے کے لئے فیڈریشن کے حصہ کو نہیں چھیڑا جائے گا - میں ہوس کو یقین دلاتا ہوں کہ نئی تبدیلیوں سے فیڈریشن پر کوئی اثر نہیں پڑیگا۔

—— لدھیانہ ۲ مارچ - موضع ہر گنماں تحصیل سمرالہ میں اس خبر سے سنسنی پھیل گئی - جبکہ ایک درجن سے زاید مسلح ڈاکوؤں نے لالہ دیوی دیال ساہوکار کے ہاں ڈاکہ ڈالا - ڈاکوؤں نے دیوی دیال مذکور کو زدوکوب کر کے اس سے چابیاں حاصل کر لیں - اور مبلغ ایک ہزار روپے کے زیورات و نقدی لے کر فرار ہوگئے - پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

—— لکھنؤ ۲ مارچ - لکھنؤ کے ایک شیعہ اخبار کے ایڈیٹر اور مالک کو گرفتار کر لیا گیا ہے - ان کے خلاف الزام یہ ہے - کہ انہوں نے سنیوں کے خلاف لکھا تھا - اگرچہ شہر میں کشیدگی بہت پائی جاتی تھی - لیکن محرم کا تہوار بڑے امن سے گزر گیا۔

مالیر کوٹلہ جیل کے نو قیدی فرار ہوگئے

مالیر کوٹلہ یکم مارچ - کل شام کے ۴ بجے قیدیوں کے لئے جیل میں راشن کی بوریاں آئیں - بوریاں اٹھانے کے لئے قیدیوں کو کوٹھڑیوں میں سے باہر نکالا گیا - ایک قیدی نے وارڈر جیل پنے خاں کو دانستہ کندھا مار کر گرا دیا - اس حرکت پر وارڈر نے چند گالیاں سنائیں - جس پر وارڈر پر حملہ کر دیا گیا - وارڈر کی چیخ و پکار سنکر پہرے کے سپاہی دوڑے - ان کی بھی قیدیوں نے گت بنائی - قیدیوں نے پہرہ دار کی رائفل پر قبضہ کر لیا تھا - اس کے ساتھ میگزین کا قفل توڑ کر دو سو کارتوس اور دس مزید رائفلیں اپنے قبضہ میں کیں۔

داروغہ جیل بھی شور سنکر موقعہ پر پہنچ گیا - اس پر دو فائر کئے گئے - لیکن خوش قسمتی سے اس نے بھاگ کر جان بچائی - دوسرا داروغہ جب موقعہ پر پہنچا - تو اس پر لاٹھی سے وار کیا گیا - لیکن وہ سائیکل لے کر چیف جسٹس کو اطلاع دینے چلا گیا - وہاں سے فوج میں حکم بھیجا گیا - جس کی تعمیل میں سوار اور فوجی سپاہی جیل میں بھیجے گئے - لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا - کہ ۹ قیدی جن میں ۴ خونی ملزم بھی تھے - بمعہ دو سو کارتوس اور گیارہ رائفلوں کے فرار ہو چکے تھے - اسی وقت سے پولیس رسالہ اور فوج ان کے تعاقب میں ہے - ان کا کوئی پتہ نہیں ملا - یہ بھی معلوم ہوا ہے - کہ قیدی بیڑیاں کاٹ کر جیل میں ہی پھینک گئے ہیں - اور جاتے وقت جیل کا دروازہ بھی بند کر گئے۔

گوجرانوالہ کے ایک انجینئر کے خلاف مقدمہ

گوجرانوالہ ۲ مارچ - گوجرانوالہ بجلی کمپنی نے ایک مقامی انجینئر کے خلاف جو کہ پنشن یافتہ ہے - چودھری بھیم سنگھ سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں استغاثہ دائر کیا ہے - کہ اس نے بجلی کے میٹر کے ساتھ ایک میکنیکل سلسلہ ایزاد کر کے یہ تدبیر نکال لی تھی - کہ بجلی کی کرنٹ بلا پیمود ہوئے استعمال ہوتی رہے - آخر یہ راز فاش ہو گیا - سرسری شہادت قلمبند ہو رہی ہے۔

—— کانپور ۳ مارچ - آج شام شہر میں پھر ہندو مسلم فساد ہو گیا - جس میں ۴ آدمی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے ہیں - شہر میں کرفیو آرڈر جاری کر دیا ہے - اور حالات قابو میں ہیں۔

—— بنارس ۳ مارچ - آج شام ہندو مسلم فساد ہو جانے سے کئی آدمی زخمی ہوئے ہیں فساد میں لاٹھیاں اور چاقو وغیرہ کثرت سے استعمال کئے گئے - دکانیں سارے شہر میں بند کر دی گئی ہیں - اور پولیس کے پہرے لگ گئے ہیں۔

—— برلن ۳ مارچ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے - کہ موسولینی نے ہٹلر کو اس امر سے آگاہ کر دیا ہے - کہ جرنیل فرانکو کے سپین پر مکمل قبضہ کر چکنے کے بعد بھی وہ اطالوی افواج کو سپین سے اس وقت تک واپس نہیں بلائے گا - جب تک کہ فرانس اٹلی کے مطالبات کو منظور نہیں کرے گا - اٹلی کے مطالبات یہ ہیں - کہ ٹیونس میں اٹلی کے لوگوں کو زیادہ حقوق دیئے جائیں نہر سویز کے کنٹرول میں اٹلی کو زیادہ حصہ دیا جائے - اور … جو ایبے سینیا کا دروازہ سمجھا جاتا ہے - اٹلی کو ایک بندرگاہ دی جائے۔

امرتسر کے فساد کے متعلق سرکاری بیان

لاہور ۳ مارچ - امرتسر کے فساد کے متعلق سرکاری طور پر مندرجہ ذیل اعلان جاری کیا گیا ہے ۳ مارچ کو جب شہر میں محرم کا جلوس نکلا تھا - فساد ہو گیا - جلوس چوک چبوترہ سے روانہ ہو کر کرموں ڈیوڑھی سے گزر رہا تھا - تو جلوس والوں اور شہر کے چند لوگوں میں جھگڑا ہو گیا - اس میں کلام نہیں - کہ پولیس نے فساد پر قابو پانے کی کوشش کی - لیکن اس کے باوجود ایک مسلمان ہلاک ہو گیا - اور ایک لاٹھی کی چوٹ سے زخمی ہوا - چند مکانوں کی چھتوں سے اینٹیں برسائی گئیں - جس سے جلوس کے چند آدمی زخمی ہوئے - فساد کی خبر شہر میں فوراً پھیل گئی - جس سے اِکے دُکے حملے شروع ہو گئے - چند دکانوں کو بھی نقصان پہنچا - گورو بازار میں بھی ایک تعزیے کے جلوس میں شامل ہونے والوں پر اینٹیں برسائی گئیں - یہ جلوس کچھ عرصے کے لئے رکا رہا - اس کے بعد راستہ صاف ہوا - اور جلوس آگے بڑھا - زخمیوں کی مرہم پٹی کا انتظام کیا گیا - سول ہسپتال میں ۱۸ زخمی داخل ہوئے - گیارہ مسلمان ۴ سکھ اور ۲ ہندو زخمی ہوئے - ایک مسلمان ہلاک ہو گیا۔

زیر دفعات ۳۰۲، ۱۴۸، ۳۲۶ کے ماتحت کیس رجسٹر کیا گیا ہے - دو ہندوؤں کو قتل یا عمداً قتل کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے - اینٹیں برسائے جانے کے سلسلے میں جو تفتیش ہو رہی ہے - اس سلسلے میں ۵۹ ہندوؤں کو حراست میں لیا گیا ہے شہر میں گورہ فوج تعینات کر دی گئی ہے - اور کرفیو آرڈر نافذ ہے - لاٹھیوں اور کلہاڑیوں وغیرہ کے ہاتھ میں رکھنے اور ۵ آدمیوں سے زیادہ آدمیوں کے ایک جگہ جمع ہونے کی ممانعت کر دی گئی ہے - صورت حالات اب اعتدال پر ہے۔

—— بیت المقدس یکم مارچ - یہودیوں کی کونسل نے مسٹر میلکم میکڈانلڈ کو ایک برقیہ ارسال کیا ہے - کہ وہ ایسی تجاویز قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے - جس میں انہیں عرب اکثریت کے مقابلہ میں اقلیت کا درجہ دیا گیا ہو۔

—— لاہور یکم مارچ حکومت پنجاب نے جیلخانوں میں پرائمری تعلیم جاری کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے - شروع میں ۳ سنٹرل جیلخانوں اور ۷ ڈسٹرکٹ جیلوں میں یہ سکیم شروع کی جائے گی۔

—— پٹنہ - یکم مارچ جمشید پور میں سائیکل بنانے کا کارخانہ جاری ہونے والا ہے - ضروری مشینری کے لئے یورپ کی بعض فرموں کو آرڈر دے دیا گیا ہے - صوبجاتی حکومتوں نے بھی اس کارخانہ کو امداد کا وعدہ دیا ہے۔

—— تری پوری یکم مارچ - لالہ کدار ناتھ سہگل نے آل انڈیا کانگرس کے اجلاس میں اس مفہوم کا ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے - کہ مسٹر گاندھی سردار پٹیل

عہدداران جماعت مقامی کی ذمہ واری

جملہ مقامی جماعتہائے احمدیہ و احباب کی خدمت میں التماس ہے - کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مالی سال ۳۹-۱۹۳۸ء کے ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں - اسلئے ضروری ہے - کہ تمام جماعتوں کے تقاضے ۳۰ اپریل ۳۹ تک صاف ہو جاویں - نو ماہی بجٹ کے پورا کرنے والی جماعتوں کی فہرست اس سے قبل الفضل مجریہ ۷ فروری ۳۹ پر شائع کی جا چکی ہے - اس کا مطالعہ کر لیا جاوے - اور دیکھ لیا جاوے - کہ کیا آپ کی جماعت کا نام اس فہرست میں شامل ہے - اگر نہ ہو - تو کوشش کریں - کہ سال کے اختتام پر جو فہرست بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں کی حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کے لئے پیش کی جاویگی - اس میں آپ کی جماعت کا نام بھی ہو - تا آپ بھی حضور کی دعائیں اور خوشنودی حاصل کر سکیں - اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو - آمین۔

نظارت بیت المال کی طرف سے احباب جماعت کی خدمت میں چند ضروری سوالات

(۱) کیا آپ نے اپنے شرح چندہ (چندہ عام یا حصہ آمد) میں اضافہ کیا ہے؟

(۲) اگر آپ موصی ہیں - تو کیا اپنی زندگی میں حصہ جائیداد ادا کرنے کی کوشش کی ہے؟

(۳) کیا آپ نے اپنا ایسا روپیہ جو خاص اغراض مثلاً تعمیر مکان یا بیاہ شادی یا تعلیم بچگان کے لئے جمع کیا ہو - بطور امانت ذاتی خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرا دیا ہے؟

(۴) کیا آپ ریزرو فنڈ کی فراہمی کے لئے کوشش کر رہے ہیں؟

اگر ان میں سے کسی سوال کا جواب نفی میں ہو تو اس بارہ میں اب سعی فرما کر کمی کو پورا کیا جاوے۔

جنرل سروس کمپنی

تعمیر عمارت - مرمت اور سفیدی وغیرہ کا کام ٹھیکہ اور کمیشن پر ہوتا ہے - زمین کی خرید و فروخت - نقشہ جات - سروے کا کام - وصولی کرایہ مکانات معمولی کمیشن پر ایک اوورسیر کی - اور بجلی کی فٹنگ وغیرہ کا کام ایک سپروائیزر کی زیر نگرانی کرایا جاتا ہے - احباب خدمت سے فائدہ اٹھا دیں - اسوقت بھی چند باموقعہ قطعات مختلف محلہ جات میں قابل فروخت ہیں۔

(مینیجر کمپنی)